بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47
ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ نمبر: 1-2

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

1/8 رمضان 1418 ہجری 1/8 صلح 1377 ہش 1/8 جنوری 98ء

اخبار احمدیہ

لندن ۵ر جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

رمضان کے ان مبارک ایام میں حضور مسجد فضل لندن میں سورۃ نساء سے قرآن مجید کا درس ارشاد فرما رہے ہیں۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔

آمد 80
03-05-11
قادیان

اگر آپ نے مجھے ہندوستان بلانا ہے

تو

قادیان کا جلسہ اتنا بڑا کریں جتنا تقسیم ملک سے قبل آخری جلسہ سالانہ تھا

خلاصہ اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۱۸ر ۱۹ر ۲۰ دسمبر ۱۹۹۷ء

لنڈن ۱۸ر دسمبر (M.T.A) عالمگیر امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک چار بجے محمود ہال لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ براہ راست خطاب فرمایا۔ آپ کا یہ خطاب ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام دنیا میں بیک وقت دیکھا اور سنا گیا۔

حضور انور نے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۳۰ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا میرا یہ خطبہ اس آیت کے مضمون کے تابع ہے۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں تبلیغ کی ایک غیر معمولی رو چل پڑی ہے جس کا اس سے پہلے ہندوستان کے احمدیوں کو خیال بھی نہیں تھا۔ یہ حیرت انگیز تبدیلی خدا تعالیٰ کی تقدیر کا نتیجہ ہے۔ فرمایا جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ تعداد کے بڑھنے پر فخر کرنے کو منع کرتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کی تعداد کے بڑھنے اور اس پر ان کی خوشیوں کے اظہار کا ذکر بھی فرماتا ہے۔ فرمایا خدا کے سچے بندے جب دنیا میں نیکی کی نشو و نما کرتے ہیں اور نیکی کے بیج بوتے ہیں اور وہ بیج پھلتے پھولتے ہیں تو اس وقت ان کو وہ بھلا دکھائی دیتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض دوسروں کو بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں لیکن ان کی کچھ پیش نہیں جاتی بالکل یہی صورت حال ہے جس کا اس وقت ہندوستان پر اطلاق ہو رہا ہے اور دیگر کئی ممالک پر ہو رہا ہے جہاں مولویوں نے بہت زور مارا کہ احمدیت کی ترقی کو روک دیں مگر ہر تدبیر کی ناکامی کو انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا ہے بے شک وہ جماعت پر طرح طرح کی مصیبتیں توڑ ڈالتے ہیں لیکن اس کے نتیجے میں وہ جماعت کی ترقی کو کبھی نہیں روک سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے اس تعداد پر فخر نہیں جو سوکھی ہوئی گھاس کی طرح ہو ہمیں اس تعداد پر فخر ہے جس پر اللہ کے پیار کی نگاہیں پڑتی ہیں۔ فرمایا اگر احمدی بڑھیں لیکن ان میں کوئی روحانی تبدیلی پیدا نہ ہو تو اس پر ہمیں کوئی فخر نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر کثرت سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں تو ان کی تربیت کی بھی ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہندوستان کی ترقی کے متعلق جو پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اب اُن کے پورے ہونے کا وقت آگیا ہے۔ آپ کے الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستان کی جماعت بہت ترقی کرے گی۔ حضور نے فرمایا کہ چند سال پہلے تک یہ بات نہیں تھی ہندوستان کی جماعت کو بھی توجہ نہ تھی لیکن اب اس تیزی سے ترقی ہو رہی ہے کہ چند سال پہلے ہندوستانی احمدیوں کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔

اس کے بعد حضور انور نے قادیان کی ترقی کے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا پھر فرمایا ہندوستان میں گزشتہ تین سالوں میں جو جماعت پھیلی ہے اس میں نو مبائعین کی تعداد پونے چھ لاکھ ہو چکی ہے اور وہ ایسے صوبوں میں بھی پھیل چکی ہے جہاں نام کا بھی کوئی احمدی نہ تھا اور اس سال پچاس ہزار نئی بیعتیں ہو چکی ہیں اور نو مبائعین کہتے ہیں کہ ہم نے وہ نعمت پائی ہے جسے اب دنیا کی کوئی طاقت ہم سے چھین نہیں سکتی۔

حضور نے فرمایا حالات اب بہت تیزی سے بدل چکے ہیں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ قادیان میں یہ جو رو چل پڑی ہے اب رکے گی نہیں اگرچہ اس کو روکنے کی بہت کوششیں کی جا رہی ہیں اور آئندہ کی جائیں گی۔ حضور انور نے اس ضمن میں ہندوستان میں مخالفین احمدیت کی طرف سے بین الاقوامی کی جانے والی بعض کارروائیوں کا ذکر فرمایا۔ فرمایا ابھی ایک کانفرنس ہوئی تھی اس میں پچاس ہزار لوگ شامل ہوئے اور احمدیوں کے گھروں کو جلانے کا اعلان کیا۔ اس جلسہ پر ایسی آندھی آئی ایسی بارش برسی کہ یہ لوگ جلسہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ فرمایا مزقهم کل ممزق کی دُعائیں ہم آج ہندوستان میں پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اسعد مدنی صاحب جو جمیعت العلماء ہند کے صدر ہیں آج چیخ چیخ کر سب دنیا کو اپنی مدد کیلئے بلا رہے ہیں۔ پہلے وہ پیسے اکٹھے کرنے کیلئے لنڈن کے پھیرے لگایا کرتے تھے اب انہوں نے مسلم ممالک کے نمائندوں کو اپنے گھر بلا بلا کر مدد کیلئے ہاتھ پھیلانے شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن خود اُن کی اپنی جمیعت کا حال یہ ہے کہ اس میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے اور ان کی تنظیم پر ماضی میں کئی مرتبہ بددیانتی اور چندوں کی رقم کو خرد برد کرنے کا الزام لگ چکا ہے۔

فرمایا ہندوستان کے ہندو جب ان کے مطالبے سنتے ہیں کہ یہ حکومت کے آگے ہاتھ جوڑ رہے ہیں کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیں تو ان کی عقلوں پر حیران ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ایک ہندو ممتاز صحافی امرناتھ شلبھ میرٹھ کے اخبار "امر اُجالا" ۱۶-۷-۹۷ میں لکھتے ہیں کہ اسعد مدنی وغیرہ ملاؤں کی طرف سے احمدیوں کو ہندوستان میں غیر مسلم قرار دینے کے مطالبے بھارت جیسے سیکولر ملک میں عجیب لگتے ہیں۔ خاص طور پر یہ لوگ جو کسی زمانہ میں جناح کے مخالف اور کانگرس کے ساتھی تھے آج پاکستان کی آواز کو بھارت میں پھیلا رہے ہیں۔

حضور انور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے مولویوں کے بعض عبرتناک واقعات اور ان پر خدا کی طرف سے پڑنے والی ذلتوں کی مار کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔ حضور نے مخالفین احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا خدائے واحد و یگانہ کی قسم ہے احمدیت ضرور جیتے گی اور تم اپنی چھاتیاں پیٹتے رہ جاؤ گے۔

حضور نے ہندوستانی احمدیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر آپ نے مجھے ہندوستان بلانا ہے تو میرے آنے سے پہلے ہندوستان کے جلسے اتنے بڑے کریں کہ یہاں سے رخصت ہوتے ہوئے جو آخری جلسہ میں نے دیکھا تھا کم از کم اتنا ہو جائے اس لئے میرے اس پیغام کو پلے سے باندھ لیں کہ قادیان پھر ان نعرہائے تکبیر سے گونج اٹھے جن نعروں سے پارٹیشن سے قبل گونجا کرتا تھا اس کے بعد حضور نے اختتامی دُعا کرائی۔ ★★★

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں

محبت و پیار اور اسلامی وقار کے پر کیف ماحول میں ۱۰۶ واں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

ہندوستان سمیت ۲۶ ممالک کے نمائندگان کی شرکت ☆ نماز تہجد باجماعت نمازوں اور درس کے روحانی مناظر ☆ سابق وزیر مملکت برائے خارجہ امور جناب آر ایل بھاٹیہ پنجاب کے پبلک ریلیشن منسٹر جناب سیوا سنگھ سیکھواں حلقہ قادیان کے ایم ایل اے صاحبان کی شرکت ☆ علماء سلسلہ اور نو مبائعین کی پر عزم اور ولولہ انگیز تقاریر ☆ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور ملکی اخبارات و پریس کے نمائندگان کی شرکت ☆ میٹنگ داعیان الی اللہ اور مجلس شوریٰ کا انعقاد۔

رپورٹ مرتبہ :- مولانا سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ سلسلہ حیدر آباد

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ بھارت کا ۱۰۶ واں جلسہ سالانہ ۱۸ر دسمبر کو شروع ہو کر نہایت شاندار اسلامی روایات اور پیار و محبت کے روح پرور روحانی ماحول میں ۲۰ر دسمبر کو سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ رہی کہ امسال پہلے سالوں کی نسبت کثیر تعداد میں نو مبائعین شامل ہوئے جن کا تعلق پنجاب۔ ہریانہ۔ ہماچل پردیش۔ راجستھان۔ بنگال۔ اڑیسہ۔ یوپی۔ آسام اور دیگر کئی صوبوں سے تھا۔ یہ نو مبائعین اپنے مرکز کو دیکھ کر پھولے نہیں سما رہے تھے اور اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ ایسے روحانی ماحول میں اور ایسی روحانی جماعت میں داخل ہونے کی ان کو توفیق ملی۔ نئی بیعت کرنے والوں کے علاوہ گزشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ غیر احمدی زیر تبلیغ بھائیوں نے بھی شرکت کر کے بیعتیں کیں۔

جلسہ ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ محترم مولانا محمود احمد صاحب امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا نے صدارت فرمائی اور لوائے احمدیت لہرایا۔ لوائے احمدیت فضاؤں کی بلندی پر لہرانے لگا اور نعرہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھے۔ موسم اگرچہ ٹھنڈا اور ابر آلود تھا لیکن شمع احمدیت کے پروانے نہایت جوش اور ولولے کے ساتھ جلسہ گاہ میں موجود قرآن مجید کی تلاوت سننے کے منتظر تھے۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا مکرم مبارک احمد صاحب عارف آف جرمنی نے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعودؓ کا منظوم کلام ؎

ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ
ہے درد دل کی دوا لا الہ الا اللہ

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ محترم مولانا محمود احمد صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور پھر دُعا کے بعد پہلی تقریر۔ توحید باری تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے عنوان پر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب سابق امیر صوبائی آندھرا نے فرمائی۔ دوسری تقریر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کے عنوان پر فرمائی۔“

ہر دو تقاریر کے درمیان مکرم عطاء اللہ نصرت مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ اور اجلاس کے آخر پر مکرم مولانا سیوطی عزیز صاحب مشنری انچارج انڈونیشیا۔ محترم مولانا اسماعیل خورشید صاحب جماعت احمدیہ ملیشیا نے اپنے اپنے تاثرات و خیالات کا اظہار فرمایا۔

دوسرا اجلاس

پہلے دن کا دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوا۔ محترم چوہدری محمد نسیم صاحب امیر صوبائی یوپی نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید حافظ شمس الحق صاحب آسامی نے کی ترجمہ خاکسار سلطان احمد ظفر نے سنایا۔ عزیز ایس ناصر احمد صاحب نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نعت ؎

اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰ

نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اس ایمان افروز نعت کے بعد محترم مولانا الیاس منیر صاحب جو اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں نے اپنے اسیری اور معجزانہ رہائی کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔

شام ساڑھے ٦ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا گیا۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر جلسہ سالانہ قادیان کیلئے Live پروگرام

ٹھیک ساڑھے ۳ بجے محمود ہال لنڈن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر جلسہ سالانہ قادیان کے لئے Live پروگرام زیر صدارت سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فیروز عالم صاحب نے کی اور ترجمہ سنایا۔ بعد مکرم مولانا نسیم احمد صاحب باجوہ نے سیدنا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت ایمان افروز منظوم کلام ؎

لوگو سنو زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

خوش الحانی سے سنائی نظم کے بعد ٹھیک ۴ بجے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور افتتاحی خطاب شروع ہوا۔ حضور انور نے

بھارت میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور مخالفین احمدیت کی حسرت و ناکامی کا نہایت موثر رنگ میں ذکر فرمایا۔ اور احباب جماعت کو نو مبائعین کی تربیت کرنے اور دُعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطاب ۴ بجے شروع ہو کر ساڑھے ۵ بجے ختم ہوا۔ حضور انور نے خطاب کے بعد افتتاحی دُعا کرائی اور پھر نعرہ ہائے تکبیر اور درود کی گونج کے دوران سٹیج سے تشریف لے گئے۔

دوسرا روز پہلا اجلاس

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت محترم چوہدری محمد شریف اشرف صاحب ایڈیشنل وکیل المال لنڈن نے فرمائی۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ پیش کیا اور نظم مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی نے سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر سے قبل امریکہ سے تشریف لانے والے سنت گور بچن سنگھ جی کمل والے کا تعارف محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے کرایا۔ سنت جی بھی محترم ناظر صاحب کے ساتھ سٹیج پر کھڑے تھے۔

پہلی تقریر ”سیرت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام“ کے عنوان پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا عنایت اللہ صاحب کی برکات خلافت کے عنوان پر تھی“۔

عزیز این شفیق صاحب نے نہایت خوش الحانی سے نعت سنائی۔

محمد ہی نام اور محمد ہی کام
علیک الصلوۃ علیک السلام

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کیرلہ نے ”جماعت احمدیہ پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات پر کی۔

خطبہ جمعہ و دوسرا اجلاس

پہلے اجلاس کے بعد ٹھیک سوا دو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ کے ساتھ عصر بھی جمع کر کے پڑھائی۔ بعد نماز جمعہ آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جمعہ کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم محمد الیاس منیر صاحب اسیر راہ مولیٰ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ڈاکٹر مولوی نور الاسلام صاحب آف قادیان نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم مبلغ سلسلہ نے نظم پیش کی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے ”بہتر فرقوں کا اندرونی خلفشار اور فرقہ ناجیہ کی پہچان“۔ کے عنوان پر کی۔ مکرم مقصود علی خان صاحب نے کلام محمودؓ سے نظم سنائی۔ محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ نے ”مالی قربانیوں میں جماعت احمدیہ کا مثالی کردار“ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں تعارفی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ محترم مولانا حامد کریم صاحب مشنری انچارج پولینڈ۔ محترم مولانا صالح احمد صاحب مشنری انچارج بنگلہ دیش نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

[illegible] پہلا اجلاس

تیسرے اور آخری روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم داؤد احمد [illegible] صاحب [illegible] صدر مجلس انصار اللہ جرمنی [illegible] مکرم مولوی مخدوم شریف صاحب [illegible] مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت اور ترجمہ سے شروع ہوئی۔ مکرم مغفور احمد صاحب قمر آف ربوہ نے نظم پیش کی۔ محترم ڈاکٹر سید طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ نے Our Social and developmental problems and their solution in the light of Islamic teachings کے عنوان پر فرمائی۔

دوسری تقریر محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے بزبان پنجابی ”اسلام میں تمام پیشوایان مذاہب کا احترام“ کے عنوان پر کی اور محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب صدر مجلس وقف جدید قادیان نے بعنوان ”آزادی ہند اور جماعت احمدیہ“ تقریر کی۔

تعارفی تقاریر میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب انچارج مبلغ جرمنی نے ”جرمنی میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات“ کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی طرح مکرم عبد الرشید صاحب حیدر آبادی صدر جماعت نارتھ لنڈن نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی روزانہ مصروفیات کی جھلک پیش کی۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوا۔ مکرم اکبر خان صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے تلاوت قرآن مجید کی جس کا ترجمہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے سنایا۔ نظم مکرم ایس ناصر صاحب اور ساتھیوں نے پیش کی۔

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے شکریہ ادا کیا جس میں آپ نے سرکاری و غیر سرکاری ادارہ جات کے تعاون کے ساتھ ساتھ تمام ڈیوٹیاں دینے والے خدام کا بھی شکریہ ادا کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور دُعا کرائی۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر مسلسل ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بالغ باشعور قیادت بخشی ہے

الاسکا کے سفر کے تجربات اور ہومیو پیتھی کتاب سے متعلق بعض اہم امور کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۶ر تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام وائٹ ہارس (کینیڈا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ خطبہ جو سفر کے دوران آیا ہے یہ White Horse جگہ ہے جہاں سے ان کی لائبریری سے میں یہ خطبہ دے رہا ہوں- یہ لائبریری جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ دیوار پر پینٹ ہوئی ہوئی لائبریری ہے- اس کا اس لائبریری سے کوئی تعلق نہیں جو آپ کے ذہن میں ہے اور یہ بھی ان عجیب باتوں میں سے ہے جو ہم نے اس سفر میں دیکھیں- ایک ایسا کمرہ جس کا نام لائبریری ہے اس میں ساری لائبریری دیواروں پہ پینٹ ہوئی ہوئی ہے-

بہرحال اس مختصر تمہید کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ ہم الاسکا کے سب سے اوپر کے مقام یعنی اس مقام سے احباب کو مخاطب ہوں گے یعنی جمعہ وہیں پڑھیں گے، جو نارتھ پول کے قریب ترین ہے- جیسا کہ ناروے میں ایک نارتھ کیپ ہے اسی طرح الاسکا میں بھی ایک ایسی جگہ ہے جو اگرچہ ساٹھ ستر میل ناروے والی نارتھ کیپ سے نیچے ہے یعنی اس کا فاصلہ تھوڑا سا زیادہ ہے مگر اس کے باوجود یہ امریکہ کا سب سے اوپر کا آخری مقام ہے جو نارتھ پول کے قریب تر ہے- تھوڑا سا اگرچہ میلوں میں فرق ہو جائے گا اس زبانی بیان میں لیکن ان تفاصیل کو ہم بعد میں انشاء اللہ تعالیٰ کسی مجلس میں یا الفضل کے ذریعے جماعت تک پہنچا سکیں گے- اس وقت تفصیل میں جانے کا موقع نہیں مگر جماعت کے عمومی علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہ نارتھ کیپ جہاں سے ہم نے ایک خطبہ دیا تھا اس کا تاریخی لحاظ سے اہم ہونا ایک ایسا معاملہ ہے جو اب بھی دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے اور میرا خیال ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا- وہ خطبہ ایک ایسی جگہ سے دیا گیا جہاں یا مسلسل دن رہتا ہے یا مسلسل رات اور جہاں غالباً اس سے پہلے کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی گئی- اور وہ خطبہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کا تعلق میں نے بیان کیا تھا کہ بعض پیشگوئیوں سے بھی ہے- اور آئندہ بھی میں نہیں سمجھتا کبھی کچھ لوگ مشقت کر کے، محنت کر کے تاریخ بدلنے کی کوشش کریں گے اور وہاں جا کر وہ ساری دنیا سے مخاطب ہو کر ایک خطبہ دیں گے یا جمعہ پڑھیں گے- بہرحال یہ تو مستقبل کی باتیں ہیں- جو سابقہ تاریخ ہے اس میں وہ واقعہ ایک بے مثل واقعہ کے طور پر ہمیشہ کے لئے لکھا جائے گا-

اب یہ خواہش تھی کہ امریکہ کے بھی اس آخری مقام سے خطبہ دوں جو امریکہ کے لحاظ سے نارتھ پول کے قریب ترین ہے- لیکن جو الاسکا کا نقشہ ہم نے یہاں آکر دیکھا ہے وہ ہمارے تصور سے بالکل مختلف نکلا ہے- اس وقت یعنی اس مہینے میں تمام ایسے رابطے جو Northern Most یعنی انتہائی شمالی مقام سے ممکن ہو سکتے تھے وہ یہاں کی زندگی کے اطوار کے مطابق بند ہو چکے ہیں اور قطع ہو چکے ہیں زیادہ سے زیادہ ایک بس مسافروں کو اس مقام تک لے کے جاتی ہے جہاں سے نادرن سرکل یعنی ARCTIC سرکل کا آغاز ہوتا ہے- اس سے آگے سب سفر بند ہیں- سفر بند اس لئے نہیں ہیں کہ وہاں برف بہت پڑی ہوئی ہے اور جیسا کہ ہم نے ناروے میں دیکھا تھا ہر طرف برف ہی برف تھی اور سڑکوں کو بھی باقاعدہ برفوں سے صاف رکھنا پڑتا تھا، یہ صورت نہیں تھی جس کی وجہ سے یہ سب شمالی سفر بند ہو گئے ہیں- الاسکا میں اکثر Visitor جو سیر سپاٹے کے لئے آتے ہیں ان کے لئے امریکہ نے بہت اشتہار بازی کر رکھی ہے- بہت سی ایسی پارکس (Parks) ہیں، بہت سے ایسے دلکش اور خوبصورت مناظر ہیں جو مسافروں کو الاسکا کی طرف کھینچتے ہیں اور جب تک مسافر اتنی تعداد میں آ رہے ہوں کہ ان کے دیکھ بھال کے اخراجات نکال کر منافع ہو سکیں اس وقت تک یہ لوگ اس کام کو جاری رکھتے ہیں- جب زیادہ ٹھنڈ ہو جاتی ہے اور واقعۃً ان کے لئے مستقلاً ہوٹلوں وغیرہ کا انتظام ممکن نہیں رہتا اس وقت یہ ان رابطوں کو ختم کر دیتے ہیں جو ان کے شمالی مقام سے ممکن ہیں- چنانچہ یہاں آکر ہمیں معلوم ہوا کہ ایک بس ہے جو زیادہ سے زیادہ Arctic Circle کے کنارے جاتی ہے- اس سے باہر کی طرف یعنی اس کے پرلی طرف جانے کے لئے لطف الرحمٰن صاحب نے جو ہمارے سارے سفر کا انتظام کر رہے ہیں انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کوئی جہاز مل جائے جسے ہم چارٹر کر کے شمالی حصے کی طرف جا سکیں لیکن سب کوششوں کے ناکام ہونے کے بعد بعض ایسے جہازوں کا انتظام انہوں نے کر لیا جن میں زیادہ مسافر نہیں بٹھائے جا سکتے تھے- دس پندرہ مسافر بٹھائے جا سکتے تھے مگر اس کے لئے بھی اتنے لمبے فاصلے کے لئے ان کو Spare یعنی زائد پٹرول کا انتظام کرنا پڑتا تھا- اگر وہ پٹرول کے ٹینک ساتھ اٹھا لیں تو پھر مسافروں کی تعداد پانچ دس رہ جائے گی اور ہمارے قافلے کے لئے اس قسم کے انتظامات کے ذریعے نارتھ پول کی طرف جانا ممکن نہیں تھا- یہ محض ایک لغو کوشش ہوتی اور خطرناک بھی- کیونکہ ایسا جہاز جس نے اپنا پٹرول اٹھایا ہو تاکہ رستے میں بھرے اور شمالی جو تیز ہوائیں ہیں ان کے لئے بھی اس کا پوری طرح دفاع کا انتظام نہ ہو، بعض دفعہ شمالی جھکڑ اتنا تیز چلتے ہیں کہ چھوٹے جہازوں کی حیثیت نہیں رہتی کہ وہ ان جھکڑوں کا مقابلہ کر سکیں، اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اس پروگرام کو ختم سمجھا جائے-

جہاں تک الاسکا کا تعلق ہے یہاں آنا بے کار نہیں رہا- میں جماعت کو پوری طرح مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سفر بہت معلوماتی رہا ہے- ہمارے ہاں عموماً الاسکا کا جو تصور ہے وہ بالکل مختلف ہے یا کم سے کم مجھے تو الاسکا کے متعلق وہ معلومات حاصل نہیں تھیں جو یہاں آنے کے بعد حاصل ہوئیں- جہاں تک لطف الرحمٰن صاحب کا تعلق ہے انہوں نے بھی یہ معلومات اس اشتہاری لٹریچر سے حاصل کی تھیں جو حیرت انگیز طور پر الاسکا کو بڑا اور عظیم دکھاتا ہے اور دور دور سے مسافروں کو کھینچتا ہے- یہ کاروبار وہ ہے جس میں امریکن اشتہار باز دنیا کی چوٹی پر ہیں، خواہ الاسکا کا شمالی حصہ دنیا کی چوٹی پر ہو یا نہ ہو مگر ان کی اشتہار بازی دنیا کی چوٹی پر ہے- جو نقشے کھینچے گئے تھے وہ بالکل مختلف نکلے- حیرت انگیز طور پر ایک اور دنیا ہم نے دیکھی ہے-

الاسکا کا شمالی حصہ جہاں ہم پہنچے جہاں ایک لاکھ کی آبادی کا ایک بہت بڑا شہر آباد ہے وہاں اتنی گرمی تھی کہ سیر کے دوران ہمیں کوٹ اور سویٹر اتار دینے پڑے اور کمروں کے اندر بھی کولر، ایئر کنڈیشنر چل رہے تھے- باہر کی دنیا سوچ بھی نہیں سکتی کہ الاسکا کے سب سے شمالی شہر میں اس قدر گرمی پڑتی ہو گی اور انتہائی شمال میں بھی اگرچہ سردیوں میں ساٹھ درجے Minus تک ٹمپریچر پہنچ جاتا ہے مگر گرمیوں میں وہاں بھی گرمی ہی ہے- اور زیادہ گرمی نہ سہی کم گرمی ہو گی مگر یہ سارا علاقہ الاسکا کا ایک خشک علاقہ ہے- اس کا ناروے کے شمال سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا- ناروے کا شمال ایک انتہائی خوبصورت علاقہ ہے جو جھیلوں سے مرصع ہے، جہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں، جہاں ہر موڑ پر نئے چشمے دکھائی دیتے ہیں- وہ ایک ایسا علاقہ ہے جس کا بیان بھی یہاں ممکن نہیں مگر خدا تعالیٰ کی صناعی کی ایک حیرت انگیز مثال پیش کرتا ہے- وہی تصور لئے ہوئے ہم الاسکا آئے تھے- اگرچہ وہ تصور تو منہدم ہو گیا مگر معلومات میں اضافے کا جہاں تک تعلق ہے وہ اپنی جگہ اس طرح قائم ہے- بہت سی نئی معلومات یہاں کی زندگی کے متعلق، یہاں کے حالات کے متعلق، یہاں کے جانوروں کے متعلق ایسی حاصل ہوئی ہیں کہ جن کا پہلے سے کتابی علم کے نتیجے میں ہمیں کچھ علم نہیں تھا- پس احباب جماعت کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سفر بیکار گزرا- وہاں بھی بعض بہت خوبصورت علاقے تھے اس میں کوئی شک نہیں- بہت سی جھیلیں بھی تھیں- بہت سے پانی کے بہتے ہوئے دریا، یا دریا چ

شکل کے کچھ نالے بھی تھے۔مگر ان کا تعلق اس برف سے ہے جو بہت تھوڑی پڑتی ہے مگر سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے اسی طرح رہ جاتی ہے۔اور گرمی کے مہینوں میں وہی برف آہستہ آہستہ پگھل کر یہ جاری رہنے والے دریا بنادیتی ہے اور درختوں کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہے۔بہر حال یہ وہ تفصیل ہے جس میں میں اس وقت جانا نہیں چاہتا صرف مختصراً آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الاسکا ایک الگ دنیا ہے اور جب تک انسان یہاں خود آئے نہ، اسے کتابوں میں پڑھ کر اس دنیا کا پورا تصور نہیں ہو سکتا۔خشک علاقہ، خشک ترین علاقہ جو شمال تک جاتا ہے یہ الاسکا ہے۔اسے غالباً ۱۸۴۰ء یا اس کے لگ بھگ روس نے امریکہ کے پاس بیچ دیا تھا لیکن روس کا اپنا علاقہ جو الاسکا سے ملا ہوا ہے وہ بہت زیادہ شمال تک بلکہ قطب شمالی کے قریب تک پہنچتا ہے اور اس پر روس کا مکمل قبضہ ہے۔اس کے مقابل پر کینیڈا کا جو شمالی حصہ ہے وہ ناروے کے نارتھ کیپ سے بھی بہت آگے بڑھا ہوا ہے اور اس کا ایک شمالی علاقہ ایسا ہے جو ہمیشہ منجمد برف کے اوپر واقع ہے اس کا نام الرٹ (Alert) ہے غالباً۔اور یہ دراصل الرٹ ان معنوں میں ہے کہ دفاعی ضروریات کے لئے اور بعض سائنسی تحقیقات کے لئے وہاں کینیڈا نے اپنے دائمی سٹیشن بنا رکھے ہیں۔اس سٹیشن پر ہمارے ایک احمدی دوست حمید اللہ شاہ صاحب بھی متعین رہے ہیں اور وہ اس علاقے کے متعلق پہلے بھی مجھے لکھا کرتے تھے کہ گرمیوں میں بھی اور سردیوں میں بھی اکثر درجہ حرارت منفی ساٹھ دکھائی دیتا ہے۔وہ علاقہ وہ ہے جہاں گرمیوں میں Poler Bear دکھائی دیتے ہیں اور یہ پولر بیئر کی سرزمین ہے۔لیکن آج کل جو سردیاں شروع ہو چکی ہیں آج کل آپ کو کسی علاقے میں وہاں پولر بیئر دکھائی نہیں دے گا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں پولر بیئر Hibernate کرتا ہے یعنی دم روک کر ایسی نیند میں ڈوب جاتا ہے جس میں سانس کی رفتار نا معلوم ہونے کے برابر ہے۔بہت ہی آہستگی کے ساتھ سانس چلتا ہے تاکہ جسم کی توانائی ضائع نہ ہو۔دل کی دھڑکن کم ہوتے ہوتے معدوم سی ہو جاتی ہے اور یہ چند مہینے پولر بیئر اس نیند کی حالت میں گزارتا ہے۔اس کی ساری چربی اس وقت پگھل پگھل کر اس کو توانائی دیتی ہے اور جب یہ توانائی ختم ہو رہی ہو اس وقت باہر نکلنے کا وقت آتا ہے۔پھر یہ مختلف قسم کے شکار کرتا ہے جس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔لیکن اتنا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ پولر بیئر ایک بہت طاقتور جانور ہے، اتنا طاقتور جانور کہ دوسرے ریچھ کی طاقت اس کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہے۔نہایت تیز رفتار جانور ہے جو برف پر اتنا تیز دوڑتا ہے کہ خشکی پر گھوڑے اتنا تیز نہیں دوڑ سکتے۔بہر حال پولر بیئر کے متعلق وہی دلچسپ باتیں ہیں جو اتفاقاً میں نے اپنی اس کتاب میں جو شائع ہونے کے قریب پہنچ گئی ہے اس میں پہلے ہی درج کر رکھی تھیں۔مگر یہاں پہنچ کر جو یہ خیال تھا کہ دائیں بائیں ہر طرف پولر بیئر دکھائی دیں گے یہ محض ایک کہانی تھی اور پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر ہم یہی سمجھ رہے تھے کہ الاسکا بھی اس برفانی علاقے تک محیط ہے جس میں ہر طرف بیرونی جو سردی کے جانور یا برفوں کے جانور لومڑیاں، بھیڑیے اور پولر بیئر اور بعض عجیب قسم کے پرندے ہیں یہ ساری چیزیں دیکھنے کا تصور لئے ہوئے ہم یہاں پہنچے تھے۔مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے واقعاتی طور پر الاسکا ایک اور چیز ہے اور اشتہاری پراپیگنڈے کے لحاظ سے ایک اور چیز دکھائی دیتا ہے۔تو میں جماعت کو یہ خوشخبری تو نہیں دے سکتا کہ ہم نے ایک اور نارتھ کیپ دریافت کر لی، جو دریافت کی بھی ہے اگر ہم ہوائی جہاز کے ذریعے وہاں پہنچتے بھی تو وہاں بھی برفیں کوئی نہیں تھیں۔سارا علاقہ خشک پڑا ہے۔وہاں کی آبادی بھی اسی خشکی میں رہتی ہے۔ہاں سردیوں کے زمانے میں آہستہ آہستہ برف پڑتے پڑتے کچھ منظر شمال کا پیدا ہو جاتا ہے مگر وہ سارا سال باقی نہیں رہتا۔یہ ایک وجہ بنی کہ اس کے نتیجے میں میں نے پھر بعض ایسے دوستوں کو جو اٹلسز (Atlases) پڑھنے اور اس کے نتیجے نکالنے کے ماہر ہیں یہ کام دیا تھا کہ یہ سارا کام منظم کریں تاکہ آئندہ جماعت کو اگر کوئی غلط معلومات پہنچی ہوں تو درست بھی ہو جائے اور جماعت کا جغرافیائی علم پہلے سے بڑھ جائے۔اور خطبات کا ایک یہ بھی مقصد ہوتا ہے جو براہ راست دینی تو نہیں مگر چونکہ آنحضرت ﷺ نے علم کے متعلق فرمایا کہ "العلم علمان۔ علم الادیان و علم الابدان"۔ تو اس لئے میں اپنے خطبات میں بعض مادی دنیا کی معلومات بھی جماعت کو مہیا کرتا رہتا ہوں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا جو علمی معیار ہے وہ دینی طور پر ہی اونچا نہیں بلکہ دنیاوی طور پر بھی اونچا ہے اور اونچا ہوتا چلا جا رہا ہے۔پس انشاءِ اللہ یہ شمالی حصوں کے متعلق جب بھی معلومات مکمل ہو جائیں گی میں احباب کے سامنے ان کو پیش کر سکوں گا۔

ایک اور چیز، ایک اور فائدہ جو اس دوران مجھے حاصل ہوا وہ فائدہ بھی تھا اور ذہنی تکلیف کا موجب بھی تھا لیکن بعد میں شاید مجھے اس کا ذکر کرنے کا تفصیل سے موقع نہ ملے میں اب آپ کو سمجھا رہا ہوں۔میری ایک کتاب ہے ہومیوپیتھی کے متعلق جس کو میں نے جلسے میں احباب جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔یہ کتاب ہے، بہت خوبصورت سرورق ہے اور اس کی بعض تعریفیں میں نے خود کی تھیں جو بالکل غلط تھیں اس لئے میں معذرت بھی پیش کر رہا ہوں اور یہ وعدہ بھی کر رہا ہوں کہ انشاء اللہ اس کتاب کی تصحیح کی جائے گی۔وہ معلومات میں نے غلط اس لئے پیش کیں کہ مجھے غلط معلومات دی گئی تھیں اور اس لحاظ سے میرا قصور نہیں تھا مگر یہ قصور ضرور تھا کہ مجھے خود دیکھ کر کتاب سے معلوم کر لینا چاہئے تھا کہ یہ معلومات درست نہیں ہیں۔جن احباب کی یا خواتین کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ ریپرٹری (Repertory) تیار کریں اس کے متعلق جلسے میں بھی میں نے بیان کر دیا تھا کہ میں بار بار سمجھا چکا ہوں، سمجھا چکا تھا ان کو کہ اس کو Repertory نہیں کہتے، Repertory اس طرح تیار کی جاتی ہے۔لیکن بالآخر بہت کچھ سمجھانے کے بعد انہوں نے صحیح Repertory میرے سامنے پیش کر دی، میں ضمناً بتا دوں کہ Repertory سے مراد وہ آخری باب ہے ہومیوپیتھی کتابوں کا جس میں علامتوں کے ذریعے ہر شخص آسانی سے متعلقہ دوا کی طرف منتقل ہو سکتا ہے اور اس صفحے کی نشاندہی کر سکتا ہے جس پر متعلقہ دوا کا ذکر ہو یہ Repertory ہے۔عام طور پر ایسے لیکچرز میں جہاں باقاعدہ جسم کے حصوں کا الگ الگ ذکر نہ ہو ان میں Repertory بہت ضروری ہوا کرتی ہے مثلاً کینٹ ہے اس کا ہومیوپیتھک فلسفے پر ایک لیکچروں کا سلسلہ ہے۔کینٹ نے یہ طریق اختیار نہیں کیا کہ پہلے سر پھر ناک، کان، مونہہ، چہرہ، گردن، جسم کا باہر کا حصہ، جسم کا اندر کا حصہ ان سب کی تفاصیل الگ الگ عنوانات بنا کر دے۔اس نے اپنے تجربے سے ہومیوپیتھی کے فلسفے پر روشنی ڈالی اور مختلف ذکر مختلف جگہ پھیلے پڑے ہیں۔سر کا ذکر اس کے لیکچرز کے آخر پر بھی آسکتا ہے۔مختلف دواؤں کا جو رابطہ ہے اس کو بھی وہ بیان کرتا چلا جاتا ہے۔میرے پاس اتنا وقت تو نہیں تھا کہ جو آجکل مروجہ کتابیں ہیں مثلاً بورک کی کتاب ہے اس کے مطابق تفصیل سے تیاری کر کے ہر جسم کے حصے پر الگ الگ بات کرتا۔اس کے باوجود میری خواہش تھی کہ جماعت کو ہومیوپیتھی کا کچھ علم ہو جائے اور اپنا علاج کرنے میں وہ خود کفیل ہو سکے۔اس خواہش کی وجہ سے میں نے لیکچرز کا یعنی ان تقاریر کا آغاز کیا جو ہومیوپیتھی کے سلسلے میں میں ایک کلاس میں دیتا رہا۔آخر پر پہنچ کر مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ یہ ناممکن ہے کہ احباب جماعت جن کو ہومیوپیتھی کے آغاز کا بھی پورا علم نہیں اگر وہ میری کتاب کو پوری طرح سمجھ بھی جائیں تو پھر وہ بیماریوں سے واپسی کا سفر اختیار کر سکیں اور دواؤں کی صحیح نشاندہی کر سکیں، اس صفحے تک پہنچ سکیں جن صفحوں پر ان دواؤں کا ذکر ہے۔اس وجہ سے میں Repertory پر زور دیتا رہا۔اس کو Repertory کہتے ہیں۔اور میں نے بہت دفعہ اس ٹیم کو اور اس ٹیم کے سربراہ کو سمجھایا کہ دیکھو یہ مقصد ہے۔ہر انسان جس کا بیماری سے رابطہ ہو وہ اس بیماری کی الگ شناخت رکھتا ہے اور ضروری نہیں کہ اس بیماری کو آپ نے جس جگہ بیان کیا ہے وہ اس بیماری کو وہیں جا کے تلاش کرے۔ایک بیماری کی مختلف علامتیں ہو سکتی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ دیکھنے والا اپنے تجربے کے لحاظ سے ان علامتوں کو کسی اور جگہ تلاش کر رہا ہو۔اور آپ نے جو Repertory بیان کی ہے اس کو کسی اور جگہ دیکھنا چاہئے جس کا ہو سکتا ہے اس کو بالکل علم نہ ہو۔یہ Repertory سے متعلق امور تھے جو میں نے اپنی دانست میں تفصیل سے سمجھا دیئے۔

اس الاسکا والے سفر کا ایک بڑا فائدہ مجھے یہ پہنچا ہے کہ عام طور پر میں بیماریوں کے لئے بورک کا میٹریا میڈیکا استعمال کرتا ہوں وہ مہیا نہیں تھا تو میں نے اپنے عملے سے کہا کہ لاؤ، (سلیم صاحب ہمارے یہ کام کر رہے ہیں،) کہ اچھا میرے والی کتاب ہی لے آؤ میں اسی میں دیکھ لوں۔وہاں جو میں نے Repertory دیکھی اس سے تو میرے ہوش اڑ گئے۔یہ Repertory میرے تصور کے قریب تک نہیں پہنچتی۔باوجود اس کے کہ ہمارے دفتر کے ایک عملے میں ایک ایسے تجربہ کار ہومیوپیتھ موجود ہیں، جلسے کا دباؤ غیر معمولی تھا Repertory کو میں آخری دفعہ اپنی آنکھوں سے خود نہیں دیکھ سکتا تھا۔مجھے یقین دلایا گیا پیش کرنے والوں کی طرف سے کہ اب ہم آپ کے مقصد کو سمجھ گئے ہیں، اب سو فیصدی بعینہ وہی چیز ہم بنا کے لے آئے ہیں اب اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔اب جلسے کا دباؤ آپ جانتے ہیں اس دفعہ غیر معمولی تھا اور یہ اس وقت میرے سامنے پیش کیا گیا جب کہ یہ کتاب چھپتی جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا یا نہ چھپتی۔تو میں نے کتاب کے چھپنے کو ترجیح دے دی اور کہا کہ اچھا فلاں صاحب، جو ہمارے تجربہ کار پرانے ہومیوپیتھ سمجھے جاتے ہیں، ان سے کہا کہ یہ میں نے سمجھایا تھا آپ دیکھ لیں کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے واقعۃً وہی ہے یا کچھ اور ہی کیا ہوا ہے۔ان صاحب نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے بالآخر مجھے یہ تسلی دلائی کہ آپ نے جو کچھ سمجھایا تھا انہوں نے وہ سمجھ لیا ہے اور اب یہ Repertory اسی طرح تیار ہے۔

جو تیار ہے اس کا حال میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔کوئی مریض جس کو معین طور پر بیماریوں کا کوئی نام یاد نہ ہو ہرگز ان کی Repertory کے ذریعے اپنی بیماری تک نہیں پہنچ سکتا۔بہت سی مثالیں ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھنے کے لئے تیار کی تھیں مگر میں اس وقت چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔مثلاً پیاس کا بیماریوں سے بہت تعلق ہے۔پیاس کم ہو، زیادہ ہو، نہ ختم ہونے والی بھڑکی لگی ہو یا تھوڑے تھوڑے پانی کی ہو ہر بیماری کی شناخت میں پیاس ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور Repertory میں پیاس کا کوئی خانہ ہی نہیں ہے۔آپ Repertory تلاش کریں، جیسا کہ میں نے کی تھی، میں حیران رہ گیا پیاس نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔پھر میں نے کہا مونہہ خشک ہونے کے اندر ہوگا تو مونہہ دیکھا تو مونہہ کے اندر کوئی دیکھنے کی

چیز نہیں تھی سوائے اس کے کہ مونہہ کے چھالے اور ناسور اور آگے دوائیوں کے نام لکھے ہیں اور کچھ بتلایا نہیں کہ یہ چھالے کس قسم کے ہیں- تھوک والے مونہہ کے چھالے ہیں، خشک مونہہ کے چھالے ہیں، زبان کے کناروں پر ہیں یا زبان کے بیچ میں ہیں- یہ ساری چیزیں میں اپنے لیکچرز میں سمجھا چکا ہوں-

Repertory اس کو کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے مونہہ کو لینا تھا تو مونہہ کے اندر زبان کی بات کرتے، مونہہ کے اندر اس کے پہلوؤں کے کلّوں کی بات کرتے، کلّوں کے چھالے اور ہیں، زبان کے چھالے اور ہیں، زبان کی نوک کی بیماری اور ہے، زبان کے مرکز پر جو علامتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ ایک اور چیز ہیں- تو اگر کسی کی مدد کرنی ہو کہ وہ صحیح بیماری کو شناخت کر سکے تو اول مثلاً مونہہ کے نیچے یہ چاہئے تھا کہ خشک مونہہ سے تعلق رکھنے والی دوائیں- خشک مونہہ سے تعلق رکھنے والی ایسی دوائیں جن میں جتنا بھی پانی پیا جائے مونہہ پھر بھی خشک رہے گا- مونہہ خشک، وہ دوائیں دی جاتیں، صفحے دیئے جاتے، مونہہ خشک، وہ بیماریاں مونہہ خشک ہونے کی جو اعصابی بے چینی سے تعلق رکھتی ہوں جیسا کہ آرسنک اور بار بار گھونٹ گھونٹ پینے کو جی چاہتا ہو تو مونہہ خشک اور پیاس کا بھی ذکر ساتھ ہی چل پڑتا- کلّوں کے زخم اور ہیں، زبان کے پہلوؤں کے زخم اور ہیں، زبان کے پچھلے حصے کے زخم اور ہیں، زبان کی نوک کے زخم اور ہیں، یہ ساری چیزیں الگ الگ ہیڈنگ کے نیچے، اسی ہیڈنگ کے نیچے الگ الگ صفحوں کے سامنے لکھی ہوتیں پھر سطروں کا نمبر ہمارے کام آسکتا تھا- پھر کسی مریض کو اپنے مونہہ کی بیماری میں جب ضرورت پیش آتی وہ کسی معین صفحے تک پہنچ سکتا تھا- مگر اب تو اس کے نیچے جو فہرست دی ہوئی ہے چھالوں کی اس میں چالیس پچاس دوائیں ہوں گی اور پڑھنے والے کو بالکل پتہ نہیں چل سکتا کہ یہاں کون سے چھالوں کا ذکر ہے، کون سے ناسوروں کا ذکر ہے میں کہاں تلاش کروں- وہ صفحے نمبر اور سطر نمبر سے ایک جگہ پہنچ تو سکتا ہے مگر بعض دفعہ چالیس، پچاس پچاس دوائیں ایک عنوان کے نیچے اسی طرح دی ہوئی ہیں اور ان میں سے کسی دوائی کے متعلق نہیں لکھا کہ اس دوائی کا اس بیماری سے تعلق ہو تو فلاں صفحے کو دیکھو، اس دوا کا فلاں بیماری سے تعلق ہو یا اس بیماری کا فلاں جسم کے حصے سے تعلق ہو تو فلاں جگہ دیکھو یہ کوئی ذکر نہیں-

اب میں نے جس چیز کو تلاش کرنا تھا میں نے پھر اپنی یادداشت سے کیا کیونکہ پچاس یا ساٹھ صفحوں کا مطالعہ ایک ایک کر کے دیکھنا ایک ایسا کارِ دارد ہے جو خود مجھے اپنی ذات میں ایک مصیبت دکھائی دے رہا تھا کہ بے چارے احمدیوں کو میں نے کس مصیبت میں ڈال دیا- وہ بھولے بھالے محض اس لئے مجھے تکلیف نہیں دیتے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ چلو کتاب تو لکھ دی کوئی فائدہ تو ہو گیا باقی ہم خود تلاش کر لیں گے- محض مجھے تکلیف سے بچانے کے لئے انہوں نے خاموشی برداشت کی ہے ورنہ کوئی ہومیوپیتھی کا علم رکھنے والا اس Repertory کو جو ہمارے سامنے ہے اس کو پھاڑ کے پھینک دے- کسی کام کی نہیں ہے، کوئی بھی فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ بعض بیماریاں آپ کو کہیں گی فلاں صفحہ دیکھو- وہاں ایک لفظ کالا کیا ہو گا- اس کا مونہہ کالا ہے اس سے زیادہ اس Repertory میں کوئی بھی فائدہ نہیں کہ آپ اسے دیکھ سکیں- عجیب و غریب حرکتیں ہیں مثلاً ایک جگہ لکھا ہوا ہے "جھٹکا"- اب جھٹکا کیا چیز ہے- کون پاگل ہے جو جھٹکے میں اپنے اعصاب کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا- کون پاگل ہے جو جھٹکے کے نیچے کلّوں کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا یا آنکھ کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا- کون ہے جو جھٹکے کے نیچے یہ دیکھے گا کہ اگر کسی کو فلاں بیماری ہو تو اس کے جسم کے دائیں حصے کے اعصاب کو جھٹکا لگتا ہے یا بجلی کے کوندے ایک جگہ سے دوسری طرف دوڑتے ہیں اور ان کوندوں کی وجہ سے جھٹکے کا احساس ہوتا ہے- ان سب باتوں میں سے کسی کا بھی کوئی ذکر نہیں اور عنوان دیا ہوا ہے "جھٹکا"- اب یہ جھٹکا، مضمون سے جھٹکا کیا گیا ہے ورنہ حقیقت میں جھٹکے کے نیچے یہ ساری بیماریاں جو آپ کو بتا رہا ہوں یہ کوئی شخص تلاش نہیں کر سکتا- بجلی کا جھٹکا لگتا ہے وہ 'ب' کے نیچے بھی آنا چاہئے "بجلی" اور جھٹکے کے نیچے بھی آنا چاہئے- وہ جھٹکا جو بجلی کا جھٹکا ہو اس فہرست میں بیماریوں کے جھٹکے کے نیچے آنا چاہئے تھا کہ فلاں بیماری کا اعصابی جھٹکوں سے تعلق ہے یہ جھٹکے مختلف نوعیت کے ہیں اور جس شخص نے معلوم کرنا ہو کہ وہ دوا کون سی ہے وہ اپنے تجربے کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرے کہ میں نے آنکھ کے پھڑکنے کو تلاش کرنا ہے جھٹکے کے نیچے یا کلّے کے پھڑکنے کو یا اندرونی طور پر اعصاب کے دھڑکنے کو جھٹکوں کے نیچے تلاش کرنا ہے یا سوتے میں نیند سے پہلے جھٹکے کی بات ہو رہی ہے یا سونے کے بعد نیند کی حالت میں جو جھٹکا لگتا ہے اس کی مجھے ضرورت ہے- اب ان باتوں میں سے ایک کا بھی ذکر نہیں صرف جھٹکا لکھا ہے- پیاس کا کوئی ذکر نہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پیاس کے ذریعے مرض شناخت کئے جاتے ہیں- مونہہ کی خشکی کا کوئی ایسا ذکر نہیں جس کے ذریعے آپ امراض کی تلاش کر سکیں-

یہ دیکھتے دیکھتے جب میں نے اور مطالعہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ ساری Repertory بالکل بیکار اور نکمی چیز ہے- اس کا ایک ذرے کا بھی فائدہ نہیں اور میں نے مفت میں جماعت کو مصیبت ڈال دی ہے یہ تعریف کر کے جلسے پر کہ بڑی اچھی Repertory تیار ہوئی ہے آپ کو فوراً دوائیں مل جائیں گی- اس لئے معذرت ہے جماعت سے اور ایک وعدہ ہے کہ انشاء اللہ آئندہ ان باتوں کو اس گروہ کے ذریعے نہیں جنہوں نے بہت محنت کی ہے مگر بنیادی طور پر Repertory کے علم سے ناواقف تھے، اس گروہ کو میں دوبارہ مقرر نہیں کروں گا بلکہ میرے اندازے کے مطابق اس کام کو جب میں پوری طرح سمجھاؤں گا، صحیح طریق پر ادا کرنے کے قابل سید عبدالحی صاحب ہیں جو ناظر تالیف و تصنیف ہیں- سید عبدالحی صاحب میں میں نے یہ خوبی دیکھی ہے کہ جب بھی ان کو کوئی بات معین سمجھا دی جائے خواہ وہ ذاتی علم نہ بھی رکھتے ہوں، ذاتی علم والوں کی تلاش کرتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کو میں نے کسی کتاب کے متعلق ہدایت کی ہو اور بعینہٖ وہی چیز انہوں نے تیار نہ کی ہو، اللہ تعالیٰ کے فضل سے گہری فراست حاصل ہے، بہت باریک بینی سے چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں-

اس لیکچر میں نمونے کے طور میں نے چند باتوں کا ذکر کیا ہے- تفصیلی ہدایت میں انشاء اللہ تعالیٰ سید عبدالحی صاحب کو بعد میں بھجوا دوں گا- اس لئے اب آئندہ Repertory کا انتظام ربوہ میں ہو گا وہ ماہر ہومیوپیتھ کو ساتھ شامل کر لیں- جو میں نے تبصرہ کیا ہے یہ ان کو بھی سنا دیں- جو باتیں مزید لکھ کے بھیجوں گا ان کو پیش نظر رکھیں تاکہ دنیا کے سامنے ایک ایسی Repertory ہو جس کی کوئی نظیر اور نہ ملتی ہو-

دوسرا حصہ تھا زبان کے متعلق- میں نے بہت اصرار کیا، میں نے کہا دیکھیں بولنے کی زبان اور ہوتی ہے اور لکھنے کی زبان اور ہوتی ہے اور بسا اوقات میرے مونہہ سے ایک ایسا لفظ بھی نکل رہا ہوتا ہے جو ادا کرنا مقصود نہیں ہے- ایک ملتے جلتے لفظ یا ایک ملتی جلتی چیز کے تعلق میں وہ بیان کرتا ہوں "لیکن" دیکھنے والے جو مجھے دیکھ بھی رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں وہ سمجھ جاتے ہیں- "لیکن" پہلا غلط تھا اب دیکھیں میں نے "لیکن" پہلے کہہ دیا جو درست نہیں ہے، جو لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں وہ میری بات اور میرے مضمون کو بالکل صاف سمجھ رہے ہوتے ہیں- یعنی اگر اس کو ہم کتاب میں بعینہٖ اسی طرح درج کر دیں تو پڑھنے والے اس سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکیں گے- اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آپ روزمرہ آپس میں باتیں کرتے ہیں- کئی لوگ ایک لفظ بولیں گے وہاں سے ہٹ کے ایک اور پہ چلے گئے، وہاں سے ہٹ کے کسی اور کی طرف چلے گئے- کئی دفعہ غلطی سے کچھ اور لفظ بھی بول رہے ہیں- لوگ ہنس تو پڑتے ہیں مگر بات سمجھ جاتے ہیں- اگر اپنے گھر کے کھانے کی میز کی باتوں کو آپ کتابی شکل میں اسی طرح شائع کر دیں تو دنیا میں کسی کے پلے کچھ نہیں پڑے گا کہ لطف الرحمٰن صاحب نے کیا کہا تھا، ان کے بچے نے کیا سمجھا اور آپس میں وہ کس بات پر ہنسے ہیں- تو یہ ایک دنیا کا دستور ہے اور اس دستور کے تعلق میں میں بارہا یہ اعتراف کر چکا ہوں کہ بعض دفعہ میرے ذہن میں ایک اور لفظ ہوتا ہے، جلدی میں وہ لفظ نہیں نکلتا کچھ اور لفظ جو ملتا جلتا ہے وہ مونہہ سے نکل جاتا ہے- اب میں اس سلسلے میں ایک دو مثالیں غالباً آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں- مثلاً سلیشیا کے تعلق میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جانور اور انسان ایک وقت میں ایک ہی جگہ سے پانی پیتے تھے- یہ درست ہے کہ ایک ہی وقت میں پیا کرتے تھے لیکن اب بھی پیتے ہیں- بہت سے پانی ایسے ہیں جن کا گند دکھائی نہیں دیتا اس میں جراثیم ہوتے ہیں اور جانور اور انسان ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے ہیں جو گندا اور خطرناک ہوتا تھا- اب 'تھا' کا لفظ ایک تاریخی پس منظر کی وجہ سے میرے مونہہ سے نکلا ہے- ہومیوپیتھی کے تعلق میں 'تھا' کا لفظ غلط ہے- مجھے یہ بھی کہنا چاہئے تھا کہ جانور اور انسان بسا اوقات ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے ہیں جو انسانوں کے لئے گندا اور خطرناک ہوتا ہے مگر جانوروں پر کوئی اثر نہیں رکھتا- اس کے آگے لکھا ہوا ہے "جراثیم تو ہیں لیکن چونکہ جانوروں نے لمبا عرصہ خود دفاع کی صلاحیت حاصل کی ہے" یہ بالکل غلط بات ہے جانوروں نے خود صلاحیت کہاں سے حاصل کر لی- کہنا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو دفاع کی صلاحیت جانوروں کو بخشی ہے، اور اس کی بعد میں ایک جگہ وضاحت بھی کی ہوئی ہے کہ اس صلاحیت کو استعمال کرنے پر وہ اس لئے مجبور ہیں کہ ان

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002 ☎ 6707555

☎ 543106

STAR

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

کے پاس کوئی ڈاکٹر، کوئی دواساز نہیں۔ جب خداداد صلاحیت کو ہر بیماری کے دفاع میں استعمال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں تو ان کی وہ صلاحیت بیدار رہتی ہے اور اتنی طاقتور ہو جاتی ہے کہ اکثر بیماریوں کا خود مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے "جو کہ جانوروں نے لمبا عرصہ خود دفاع کی صلاحیت حاصل کی ہے اس لئے ان کا دفاع مضبوط ہے"۔ "دفاع مضبوط ہے" والی بات درست ہے۔ پہلے فقرے کو درست ہونا چاہئے تھا۔ جس نے بھی اس کو صحیح کتابی اردو میں ڈھالا تھا اس کو مطلب سمجھ آگیا تھا وہ ساتھ بتاتا کہ یہ وجہ ہے کہ انسان کے جسمانی اندرونی دفاع اور جانور کے جسمانی اندرونی دفاع میں فرق ہے "جب سے انسان نے اپنا علاج خود کرنا چاہا ہے اس کے بعد سے جسم خاموش ہو گیا ہے"۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ "علاج کرنا چاہا" جانور بھی اپنا علاج خود کرتے ہیں، وہ بھی بوٹیاں کھاتے ہیں مگر انسانی کوششیں جو اپنے علاج کے سلسلے میں ہیں انہوں نے بہت حد تک بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم کو مارنے کی کوشش کی ہے۔ اکثر علاج کے ذریعے ان جراثیم کو مارا گیا ہے جو بیماریاں پیدا کرتے ہیں اس لئے اندرونی نظام جو ان جراثیم کو مارنے کے لئے کافی تھا اس نے رفتہ رفتہ کام چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ وہ کمزور پڑتا چلا گیا۔

اب اگر اینٹی بائیوٹکس بار بار دی جائیں تو آپ کے جسم کے اندر جو بھی خدا تعالیٰ نے دفاع بنا رکھا ہے اس دفاع کو عملی طور پر آپ ناکارہ کر دیں گے۔ یعنی اینٹی بائیوٹکس وہ کام کریں گی جس کے بغیر بھی ایک صحتمند انسان کا جسم وہ کام کر سکتا تھا۔ اس قسم کی مثالیں میں نے دی ہوئی ہیں ساری کتاب میں بھری پڑی ہیں، پڑھنے والے کو صاف سمجھ آجانا چاہئے تھا یا جس نے زبان درست کی ہے اسے سمجھ آجانا چاہئے تھا کہ یہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو درست کریں۔ اب سلیشیا کے متعلق اس میں لکھا ہوا ہے کہ سلیشیا اس احساس کو دوبارہ زندہ کرتی ہے اور اس کے سوا ایک ایسی عبارت ہے کہ گویا 'ہر بیرونی چیز کو پگھلا دیتی ہے' اب یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں نے مضمون سمجھایا تھا، کیڑوں کو اور بعض جانوروں کو جن کو یہ باہر نہیں پھینک سکتی ان کو پگھلاتی ہے۔ جن کو باہر پھینک سکتی ہے وہاں پیپ بنا کر ان کو باہر پھینک دیتی ہے تو کتاب کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ یہ ہڈیوں کو پگھلا دیتی ہے۔ چیزوں میں تو پتھر بھی ہے کنکر بھی ہے، بندوق کی گولیاں، چھرے بھی شامل ہیں۔ یہ کنکر ان کو نہیں پگھلاتی۔ جن کو باہر پھینکنے کی صلاحیت نہیں رکھتی یا پھینکنا چاہے تو وہ پھینکے نہیں جا سکتے اس لئے ان کو اندر ہی پگھلا دیتی ہے۔ مثلاً پاؤں کے اندر بعض کیڑے ہیں Filariasis کے کیڑے کہلاتے ہیں جن سے پاؤں سوج جاتا ہے اور ان کو پورے کے پورے کیڑوں کو باہر نکالنا نہ کسی جراح کے بس کی بات ہے نہ سلیشیا کے بس کی بات ہے۔ سلیشیا یہ کام ضرور دکھاتی ہے کہ ان کیڑوں کو اندر ہی پگھلا دیتی ہے، وہ پانی بن کے بہہ جاتے ہیں، ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

اب یہ وہ چیزیں ہیں جو میں اپنی تقریروں کے درمیان کھول چکا ہوں اور اگر بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے تو ہر شخص جس نے اردو درست کرنی تھی اس کا فرض تھا کہ اس کو درست کر کے پیش کرتا۔ اب انتڑیوں کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے کہ انتڑیاں بیرونی جلد تک اثر دکھاتی ہیں، ناک کی جلد خشک ہو جاتی ہے۔ حالانکہ کہنا یہ تھا، جو شاید میں نے کہا بھی ہو مجھے یاد نہیں، کہ انتڑیاں جو خود اندرونی جھلیاں ہیں، بعض انتڑیوں کی بیماریاں اگر ٹھیک نہ ہوں بلکہ انتڑیوں سے صرف ان کو دھکیلا جائے تو وہ بیرونی جلد یعنی ناک کے کنارے پر اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ اسی طرح انتڑیوں کی بیماریاں بعض اوقات منہ پر اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ منہ کے گرد جو نقشہ بنتا ہے اس سے آپ انتڑیوں کی بیماریاں پہچان سکتے ہیں۔ اسی طرح رحم کی بیماریاں ہیں۔ کہنا یہ تھا جو یہ دوبارہ میں سمجھا رہا ہوں کیونکہ عبدالحی صاحب نے اس پہ کام بھی کرنا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ دو قسم کی جلدیں ہیں جو بدن کو عطا ہوئی ہیں۔ بیرونی سطح کو ہم جلد کہتے ہیں اندرونی سطح کو جھلی کہتے ہیں۔ تو بعض بیماریاں ایسی ہیں جن کا جلد سے بھی تعلق ہے اور اندرونی سطح یعنی جھلیوں سے بھی تعلق ہے اور بعض دفعہ یہ دونوں جگہ ظاہر ہو رہی ہوتی ہیں۔ اگر ایک جگہ ٹھیک کرنے کی بجائے دبا دیا جائے تو دوسری جگہ وہ زیادہ زور دکھائیں گی۔ مثلاً بعض بیماریاں ہیں جن کا انتڑیوں سے بھی تعلق ہے اور جلد سے بھی۔ جلد میں وہ سورائسز کہلاتی ہیں اس کا اثر۔ اگر زبردستی جلد پر سے ان کو ٹھیک کیا جائے تو وہ لازماً اندرونی جھلیوں یعنی انتڑیوں کو ایسا بیمار کر دیں گی کہ بعض دفعہ ان کا علاج پھر ممکن نہیں رہتا۔ یہ مقصد ہے جو میں نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ مختصر الفاظ میں بیان بھی کیا ہے۔ بعض جگہ صحیح، بعض جگہ زبان نے ٹھوکر کھائی اور غلط لفظ بولا گیا۔ جنہوں نے مجھے یقین دلایا کہ اس کی اردو بالکل ٹھیک ہو گئی ہے ان کو اگر میں باقی مثالیں دوں تو ان کو بھی پسینے آجائیں گے۔ بعض جگہ ایسے لفظ لکھے ہوئے ہیں اردو کے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے مثلاً اگر "پیارا" کہنا ہو، آپ پیارا کہہ دیں یا "بیافا" کہہ دیں تو یہ کون سی اردو ہے۔ وہ اب میں نہیں بیان کرتا کیونکہ جن لوگوں نے بھی کام کیا ہے کتابی اردو بنانے میں یا Repertory تیار کرنے میں انہوں نے محنت ضرور کی ہے۔ ان بیچاروں کا اختیار نہیں تھا کہ بعینہٖ جو میں سمجھ رہا ہوں وہ عملاً اس میری خواہش کو ایک تحریر میں ڈھال سکیں۔ لیکن اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ ان لوگوں نے بے انتہا محنت کی ہے۔ اگر خود انہوں نے اپنے آپ کو پیش نہ کیا ہوتا تو آج یہ کتاب جماعت کے سامنے نہ ہوتی۔ پس Repertory والے حصے کو آپ سردست بھول جائیں اور زبان کی درستی والے حصے کو بھی اگر آپ کو کہیں پسینے چھٹیں تو برداشت کریں کیونکہ اس پر میرا کوئی بس نہیں۔ میں نے اتفاقاً کھول کے دیکھا تو ایک صفحے پر ہی ایسی خوفناک غلطیاں نکلی ہیں کہ وہ لطیفوں کے طور پر تو بیان کی جا سکتی ہیں، کسی معقول کتاب کا حصہ نہیں بن سکتیں۔

پس اس تمہید کے ساتھ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو نئی نعمت ملے گی یہ بھی الاسکا کے سفر کا ایک احسان ہے جو میری ذات پر بھی ہے اور جماعت پر بھی ہو گا۔ پس لطف الرحمٰن صاحب ایسے تبصروں سے بددل نہ ہوں جن میں ان کو بتایا گیا کہ ہم تو کچھ اور سمجھ رہے تھے، کچھ اور ہی نکلا۔ ان کا یہاں لانا اور ہمارے جغرافیائی علم میں اضافہ کروانا اور پھر ہومیوپیتھی کے متعلق ایک مستقل ضروری کام کروا دینا جو ان کے ذہن میں نہیں تھا، یہ تقدیر الٰہی تھی جس نے ایک بہت بڑا کام دکھایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے اور نئی کتاب کے سلسلے میں بھی انشاء اللہ آپ لوگوں کی دعائیں جہاں مجھے بھی پہنچیں گی، پہلے کام کرنے والوں کو بھی پہنچیں گی ان دعاؤں میں لطف الرحمٰن صاحب کو بھی یاد رکھ لیں کہ غیر ارادی طور پر انہوں نے ایسا کام کروا دیا جو میرے لئے ویسے ممکن نہیں تھا۔ میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ میں اپنی کتابوں کو خود پڑھ سکوں خاص طور پر اس کتاب کو۔ مجھے اپنا پتہ ہے کہ میں نے لکھوائی ہے تو مجھے پتہ ہے کہ کوئی چیز کہاں ملنی چاہئے۔ لیکن کبھی ضرورت پڑ جاتی ہے تو میں بورک کو استعمال کرتا ہوں اس کا میٹیریا میڈیکا بہت اچھا ہے مگر انگریزی دانوں کے لئے ہے اور صاحب علم لوگوں کے لئے ہے۔ تھوڑا علم رکھنے والوں کے لئے اور عام سادہ لوگ جو جماعت احمدیہ میں کثرت سے موجود ہیں جن کی تعلیم بھی تھوڑی ہے وہ اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے وہ کافی نہیں۔ ان کے لئے نئی Repertory کا لکھنا اور اس کتاب کی زبان درست کرنا لازم ہے۔ پس امید ہے انشاء اللہ بہتر صورت میں یہ کتاب آپ کی خدمت میں آئندہ چند مہینوں میں (سید عبدالحی صاحب کے اوپر ہے وہ کب تک یہ تیار کر دیتے ہیں) پیش کر دی جائے گی۔

جہاں تک استفادے کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب سے احباب جماعت نے اور خواتین نے بہت استفادہ کیا ہے۔ جن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ بھی گھر بیٹھے اپنا علاج یا اپنے بچوں کا علاج کر سکیں گے یہ کتاب پڑھنے کے بعد Repertory کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کتاب کے مضمون کی وجہ سے آہستہ آہستہ ان کے ذہن میں ہومیوپیتھی کا بنیادی تصور جم گیا ہے اور اس کے فائدے کے قائل ہو چکے ہیں، اس سے استفادہ کرنے کے قائل ہو چکے ہیں۔ اور جو خط مجھے مل رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق سے مغرب تک کثرت سے احمدی گھر ایسے ہیں جن کے لئے یہ کتاب مفید

ارشاد نبوی
خیر الزاد التقوی
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹو لین کلکتہ 700001
دکان۔ 248-1652, 248-5222
رہائش۔ 243-0794 27-0471

لولاك لما خلقت الافلاك
ترجمہ۔ (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
منجانب
محتاج دعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

ثابت ہوئی ہے پڑھنے کے نتیجے میں، نہ کہ Repertory کے نتیجے میں-

اس ضمن میں میں ایک مختصر ذکر حفیظ بھٹی صاحب کا اور ان کی بیگم چھیری بیگم کا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چونکہ دواسازی کے کام کے لئے وقف ہیں ان پر میرا کوئی شکوہ نہیں-انہوں نے بہت ہی اچھا دواسازی کا کام کیا ہے اور اس کے علاوہ اسلم خالد صاحب ہیں ہمارے دفتر میں جنہوں نے دواؤں کی تقسیم کا اور ڈبے بنوا بنوا کر ان کو جماعتوں میں بھجوانے کا ذمہ سنبھالا- یہ دو فوائد ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی تنقید سے بالا ہیں-کمزوریاں تو ہیں اور ابھی پوری طرح پھیلے نہیں مگر میری نظر ان پر ہے اور میرا دونوں سے رابطہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بالآخر ساری دنیا کو ہومیوپیتھی ادویہ مفت مہیا ہو جائیں اور ہومیوپیتھی ادویہ بنانے کا طریقہ بھی آجائے-جب یہ کام مکمل ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہومیوپیتھی کا فیض جو سارے عالم پر محیط ہوگا اس سے بنی نوع انسان کی بڑی خدمت ہوگی اور غریب احمدی گھروں کے اوپر ایک احسان ہوگا کہ وہ مغرب میں بستے ہوں یا مشرق میں بستے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنے علاج میں خود کفیل ہو جائیں گے-اس لئے یہ آخری بات ہے جو مجھے آپ سے کہنی تھی-

اب خطبے کا وقت ختم ہونے میں صرف پانچ منٹ باقی ہیں-اس میں میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ خطبے میں میں نے جو گیمبیا کے متعلق جماعت کو خوشخبری دی تھی اگرچہ وہ بعینہ درست تھی، لفظاً لفظاً وہ اعلان جو حکومت گیمبیا کی طرف سے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخباروں کو دیا گیا تھا وہ میں نے جماعت کے سامنے رکھ دیا تھا-اس کا وہ حصہ جو اس بدبخت مولوی کی ذلت و رسوائی سے تعلق رکھتا تھا وہ جیسا اس وقت درست تھا ویسا اب بھی درست ہے اور گیمبیا کی حکومت کو یہ جرأت نہیں ہے کہ اگر وہ مولوی بکواس کرے بھی تو اس کو شائع کروا کے خود اپنی ذلت کا سامان کرے-اس مولوی کو صدر کی طرف سے اور اس وزیر کی طرف سے جس نے ساری شرارت میں بنیادی کردار ادا کیا ہے ایسی گندی گالیاں پڑ چکی ہیں کہ جو مباہلہ اس پر ٹوٹنا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے بلکہ ٹوٹ پڑا ہے اور اب جو کچھ ہو کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا-جو تبدیلی ہے وہ اور قسم کی ہے- تبدیلی یہ واقع ہوئی ہے کہ دنیا کو دکھانے کے لئے انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق ایسے ایسے اعلان کئے جن پر عمل کرنے کی ہرگز ان کی نیت نہیں تھی- حکومت صرف یہ چاہتی تھی کہ بڑی تشہیر ہو ان باتوں کی گیمبیا میں اندر بھی اور باہر بھی جس سے ساری دنیا کے احمدی جو مشتعل ہو کر ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھالیں اور کہیں سب کچھ ٹھیک ہو گیا-اور وہ حکومتیں جو گیمبیا کی حیثیت کے متعلق متفکر تھیں اور افریقہ کی حکومتیں خاص طور پر جو گیمبیا کو بتا رہی تھیں کہ تم اب درست ہو جاؤ ورنہ تم افریقہ کا حصہ نہیں رہو گے یا تمہیں لازماً انصاف کی حکومت کو قبول کرنا ہوگا اور یہ انصاف کا معاملہ اپنے تمام شہریوں سے برابر کرنا ہوگا یا پھر ان حکومتوں کی پیروی میں جو مذہبی انتہا پسند اور جنونی ہیں اپنا تعلق افریقہ کے ملکوں سے کاٹو اور جہاں جانا ہے چلے جاؤ- یہ دباؤ تھا جو بڑے زور اور شدت کے ساتھ افریقن ممالک اور ان کی حکومتوں نے گیمبیا کی حکومت پہ ڈالا تھا اور بعض بیرونی مغربی ممالک بھی اس میں شامل تھے-ان کو دکھانے کی خاطر انہوں نے ٹیلی ویژن پہ وہ ساری باتیں بیان کیں کہ ہم تو سو فیصدی سیکولر ہو چکے ہیں اور دیکھ لو ہم صرف جماعت احمدیہ کی تائید میں ہی بڑے عظیم مضبوط ارادے نہیں رکھتے بلکہ جماعت احمدیہ کے مخالفین کو ذلیل کرنے اور کچل دینے کے لئے ہم نے ایک عزم کر رکھا ہے اور یہ حکومت کا فیصلہ ہے، یہ ہماری کیبنٹ کا فیصلہ ہے- یہ اعلان ہو گیا اور وہاں کے امیر صاحب کو یہ اطلاع دی کہ کیبنٹ کا جو اصل فیصلہ ہے وہ تحریری طور پر آپ کو پہنچے گا-وہ فیصلہ جو پہنچا ہے وہ فیصلہ ہی اور ہے- یعنی ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، اور کھانے کے اور ہیں- یہ محاورہ اگر کسی حکومت پر استعمال ہو سکتا ہے تو گیمبیا کی حکومت پہ استعمال ہو سکتا ہے- مگر ہم یہ نہیں ہونے دیں گے- یہ سلسلہ پھر جاری ہو گیا ہے- تمام دنیا کی جماعتوں کو ان کے اس پرانے فیصلے سے، جو اعلان ہوا تھا اس سے، اور نئے فیصلے جس کی تحریری اطلاع ہمارے امیر کو دی گئی ہے اس سے ہم مطلع کریں گے--ابھی چند دن کی مہلت میں نے دی ہے کہ اگر گیمبیا کی حکومت اپنے رویے کو درست کرتی ہے اور یقین دہانی کراتی ہے کہ ہم سے کوئی ایسا معاملہ نہیں ہوگا جو پہلے کبھی نہیں ہوا- سینتیس سالہ تاریخ میں جماعت سے جو تعلق گیمبیا کی حکومت نے رکھا تھا اگر سو فیصدی یقین ہو جائے کہ وہی تعلق برقرار رکھے گی، وہی سہولتیں ہمارے سارے ڈاکٹروں کو دے گی، وہی سہولتیں ہمارے سارے اساتذہ کو دے گی اس یقین دہانی کے بعد ہم واپس جائیں گے- لیکن اب اگر انہوں نے دوبارہ یہ کام نہ کیا تو پھر گیمبیا سے بیرون گیمبیا احمدی خدمت کرنے والوں کا تعلق ہمیشہ کے لئے کٹ جائے گا- پھر اللہ کی تقدیر جو چاہے ان سے سلوک کرے-جو انہوں نے کرنا ہے کریں ہمیں پھر اس کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں-جب وہ شرافت اور حیاء کی کوئی قدر نہیں کرتے، شرافت اور صبر اور برداشت کی کوئی قدر نہیں کرتے، جب کہ سینتیس (۳۷) سالہ خدمات کو انہوں نے خاک کی طرح یا جوتی کی نوک پر لیا ہے، اٹھا کے ایک طرف پھینک دیا ہے پھر جتنی چالاکیاں کرلیں وہ کسی اور سے کر سکتے ہوں گے ہم سے چالاکی نہیں کر سکتے- جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بالغ، باشعور قیادت بخشی ہے ہرگز وہ کسی صورت میں بھی ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتے-اب اگر انہوں نے فوراً اس شرارت کا ازالہ نہ کیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ڈاکٹر جن کے میں نے وعدے کئے تھے کہ واپس جائیں گے، وہ بھی اب واپس نہیں جائیں گے-اس کی وجہ یہ ہے کہ واپس جانے کا جب میں نے وعدہ کیا عوام کی خاطر کیا تھا اور انہی عوام کی حکومت نے ان کے رستے میں روکیں ڈالیں اور اب ایسی شرطیں لگا رہے ہیں جس کے بعد ان کا جانا عزت کا جانا نہیں ہو سکتا- یہ وقت چاہتے ہیں تاکہ اس عرصے میں امیر عرب ممالک اور پاکستان سے بے شمار مالی امداد حاصل کرلیں اور پھر جس قیمت پر ہم یہ خدمت کر رہے ہیں اس سے سینکڑوں گنا زیادہ خرچ کر کے یہ گیمبین عوام کے لئے کوئی انتظام کر سکیں-شرارت ساری یہ ہے-

پس اب میں جماعت کو اتنا بتاتا ہوں باقی انشاء اللہ اگلے ہفتے تک جو خبریں آئیں گی وہ میں دوں گا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ذلیل و رسوا کر دیا جس نے مباہلے کی برسر عام حامی بھری لیکن میں نے اس وقت بھی اشارہ کیا تھا کہ کچھ اور لوگ بھی اس کی پشت پر ہو سکتے ہیں اللہ ان کو جانتا ہے ان کو ہم حوالہ بخدا کرتے ہیں- یہ جو اشارہ تھا اسی غرض سے تھا کہ مجھے پتہ تھا کہ کچھ شریر لوگ پیچھے ہٹ گئے ہیں مگر ہیں شریر- پس یہ آخری موقع ہے-اگر وہ شرارت سے باز نہیں آئیں گے تو اپنے ملک کی خدمت میں جو چاہیں کریں- گیمبین احمدی ہمیشہ قانون کا فرمانبردار رہے گا سوائے اس کے کہ اللہ کے قانون سے ان کا قانون واضح طور پر ٹکرائے- پس گیمبین احمدیوں کے لئے آج کے بعد یعنی اگلے ہفتے تک یہ صورت واضح ہو جائے گی- یا تو گیمبین احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کی پوری فتح کو دیکھیں گے یا ان کے مقدر میں پاکستانی احمدیوں کی طرح ایک انتظار ہوگا-اور جس طرح پاکستانی احمدی ملک کی خدمت کر رہے ہیں بلکہ دوسروں سے بڑھ کر کر رہے ہیں، ملک کے وفادار ہیں بلکہ دوسروں سے بڑھ کر وفادار ہیں، گیمبین احمدیوں کو بھی یہی کرنا ہوگا- لیکن ان کو خدا اور خدا کے حکم سے ٹکرانے کا یا ان حکموں کو نظر انداز کرنے کا کوئی قانون جاری کیا گیا تو وہ اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوں گے- مجھے یقین ہے کہ گیمبیا کے احمدی پوری طرح قربانیاں دیں گے اور پاکستان کے احمدیوں سے کسی قیمت پہ بھی پیچھے نہیں رہیں گے-

اس اعلان کے بعد باقی باتیں انشاء اللہ اگلے خطبے میں پیش کروں گا-اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور ایک دفعہ پھر ان غلطیوں کی معذرت ہے جو ہومیوپیتھی کے سلسلے میں مجھ سے سرزد ہوئیں-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ-

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ- خورشید کلاتھ مارکیٹ- حیدری نارتھ ناظم آباد- کراچی- فون: 629443

ESTD 1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS

All types of Leather jackets Ladies bags purse hand gloves
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)

Contact:

OCEANIC EXIM

57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز

برموقع جلسہ سالانہ یو کے، ۱۹۸۶ء

قسط نمبر ۹

ارتداد اور تاریخ انبیاء

اب میں آپ کے سامنے ایک آخری بات جو دلچسپ بھی ہے اور اس مضمون پر حرف آخر کی حیثیت بھی رکھتی ہے اور ایک پہلو سے انتہائی دردناک بھی ہے، پیش کرتا ہوں۔

قرآن کریم نے ایک بڑی ہی وسیع اور بہت مستند اور نہایت مبسوط تاریخ انبیاء پیش کی ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے تک انبیاء علیہم السلام کے کیا عقائد رہے؟ کیا اطوار تھے؟ اور اس کے مقابل پر دشمنان مذہب، دشمنان نبوت کے کیا عقائد تھے؟ کیا اطوار تھے؟ ان کے دعوے کیا تھے؟ ان کے استدلال کیا تھے؟ نہایت مبسوط اور مسلسل تاریخ میں قرآن کریم نے ان سب باتوں کو محفوظ فرمایا ہے۔ حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت رسول اکرم ﷺ تک کے انبیاء کا ذکر اور ان کے مخالفین کا ذکر اور ان کے درمیان چلنے والی بحث کا ذکر قرآن کریم نے محفوظ کیا ہے۔

دشمنان انبیاء کا عقیدہ

قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بلا استثناء تمام منکرین انبیاء کا یہ عقیدہ تھا کہ جو کسی ملت سے ارتداد کرے اسے لازماً سزا ملنی چاہئے اور تمام انبیاء کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ ظلم ہے، یہ سزا نہیں ملنی چاہئے۔ اور قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا انبیاء کے ساتھ تھا اور ان لوگوں پر لعنت ڈالتا تھا جو یہ عقیدہ رکھتے تھے اور اس پر عمل کی کوشش کرتے تھے کہ اگر کوئی اپنی ملت سے پھر جائے تو اس کی سزا قتل ہونی چاہئے، یا اسے قید کر دینا چاہئے۔ بحث ہی یہ چل رہی تھی۔ اول سے آخر تک قرآن کریم کا مطالعہ کرتے چلے جائیں آپ کو مسلسل یہی بحث نظر آئے گی۔

حضرت نوحؑ پر ارتداد کا الزام

چنانچہ حضرت نوحؑ کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ ان کی قوم نے بھی آپ کو کہا کہ تم اپنے دین سے خود بھی پھر گئے ہو اور دوسروں کا دین بھی تبدیل کروا رہے ہو اور:

﴿قالوا لئن لم تنته ینوح لتکونن من المرجومین"﴾

(سورہ الشعراء: ۱۱۷)

انہوں نے بیک آواز ہو کر کہا کہ اے نوحؑ! اگر تو اس بات سے باز نہ آیا، اگر تو نے ارتداد سے توبہ نہ کی اور لوگوں کو مرتد بنانے سے باز نہ آیا تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تیرا انجام یہ ہوگا کہ تو ہمارے ہاتھوں سنگسار کیا جائے گا۔

اس لئے اگر آج کوئٹہ کے علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ احمدی مرتد ہیں، ان کی مرضی کے خلاف زبردستی انہیں اسلام سے باہر قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس ارتداد کی سزا رجم ہے، ان کو زمین میں گاڑھ کر سنگسار کر دینا چاہئے، تو یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں، اس سے قبل حضرت نوحؑ کے مخالفین بھی بعینہ یہی دعویٰ کر چکے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ پر فتوئ ارتداد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں قرآن کریم میں آتا ہے:

﴿ءَ راغب انتَ عن الھتی یٰابراھیم . لئن لم تنته لأرجمنك واھجرنی ملیا﴾

(سورہ مریم: ۴۷)

ابراہیم کے باپ نے (جو بعض کے نزدیک ان کا چچا تھا مگر قرآن اسے باپ قرار دیتا ہے) اسے کہا کہ کیا تو میرے معبودوں سے پھر چکا ہے؟ اے ابراھیم! اگر تو باز نہ آیا تو میں تمہیں سنگسار کروں گا۔ اور بہتر ہے کہ سردست کچھ دیر کے لئے تم میری نظروں سے اوجھل ہو جاؤ تاکہ میرا غضب کچھ ٹھنڈا ہو جائے۔

پھر اسی آواز کو حضرت ابراہیمؑ کے باپ کی قوم نے بھی اختیار کر لیا اور ارتداد کی سزا کا ایک اور طریقہ ایجاد کیا۔ انہوں نے کہا:

﴿حرقوه وانصروا الھتکم ان کنتم فعلین. قلنا ینار کونی برداً و سلماً علی ابراھیم. و ارادوا به کیداً فجعلنٰھم الاخسرین﴾ (سورہ الانبیاء: ۶۹ تا ۷۱)

جب باپ نے سنگسار کرنے کا کہا تو قوم کو تو شہہ مل گئی اگر باپ ارتداد کے جرم میں بیٹے کو یہ سزا دے سکتا ہے کہ اسے سنگسار کرا دے تو قوم نے تو ایک قدم آگے جانا ہی تھا۔ قرآن فرماتا ہے کہ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ اسے زندہ آگ میں جلا دو، اور اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اگر کچھ کرنا ہی ہے تو یہ کر گزرو ورنہ تمہارا دین خراب ہو جائے گا۔ مگر ارتداد کی سزا، قتل قرار دینے والوں کا حکم نہیں چلتا تھا۔ خدا فرماتا ہے کہ حکم میرا چلتا تھا آگ پر کیونکہ آگ میری تخلیق ہے۔ میں نے اس آگ کو حکم دیا: ینار کونی برداً و سلماً علی ابراھیم، کہ اے آگ! میرے ابراہیم پر ٹھنڈی پڑ جا اور اس کے لئے امن کا ذریعہ بن جا۔ سکینت کا ذریعہ بن جا۔

مقام عبرت

اس طرز کلام میں ایک بہت ہی عبرت کا مقام بھی ہے۔ بعض واقعات ایسے دردناک ہوتے ہیں کہ انسان آگ سے زیادہ جلانے والے بن جاتے ہیں۔ جن کی سرشت میں خدا تعالیٰ نے مٹی کی صفات بھی رکھی تھیں اور آگ کی صفات بھی وہ اپنے اندرونی ظلم کے نتیجہ میں ایسے بیباک ہو جاتے اور انسانی قدروں سے اس قدر گر جاتے ہیں کہ وہ جناتی قدروں میں داخل ہو جاتے ہیں اور آگ سے بڑھ کر ظالم ہو جاتے ہیں۔ خدا نے انہیں حکم نہیں دیا کہ تم رک جاؤ اور تم ٹھنڈے پڑ جاؤ کیونکہ خدا جانتا تھا کہ یہ لوگ آگ سے زیادہ شدید ہیں۔ ہاں آگ کو حکم دیا۔ خدا کو اس سے زیادہ یہ توقع تھی کہ وہ اس کا حکم مانے گی۔ آگ کو فرمایا کہ اے آگ! میرے ابراہیم پر ٹھنڈی ہو جا اور اس کے لئے سلامتی کا ذریعہ بن جا۔

پھر فرمایا: و ارادوا به کیداً فجعلنٰھم الاخسرین۔ انہوں نے ایک تدبیر کی تھی مگر خدا نے ان کی تدبیروں کو ناکام کر دیا۔

حضرت لوطؑ پر ارتداد کی تہمت

حضرت لوطؑ کے متعلق بھی ان کی قوم نے یہی طرز اختیار کیا اور آپ کو بھی ارتداد کے جرم میں سزاوار قرار دیا۔

﴿قالوا لئن لم تنته یٰلوط لتکونن من المخرجین قال انی لعملکم من القالین. رب نجنی و اھلی مما یعملون﴾. (سورہ الشعراء ۱۶۸ تا ۱۷۰)

انہوں نے ایک اور سزا تجویز کی۔ کہا اگر تو ارتداد سے باز نہ آیا تو ہم تجھے وطن سے نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا تم نے جو کرنا ہے کر لو۔ میں تو تمہارے عمل سے بیزار بیٹھا ہوں۔ تھک چکا ہوں تمہارے گند کو دیکھ دیکھ کر۔ تم سے مجھے رحم کی کوئی توقع نہیں ہے۔ پھر معاً آپ کا ذہن اپنے خدا کی طرف منتقل ہوا اور یہ عرض کی اے ہمارے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان سب حرکتوں سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔

حضرت صالحؑ مرتد کہلائے

حضرت صالحؑ کے ساتھ بھی ان کی قوم نے یہی سلوک کیا اور یہی بحث جاری تھی کہ ملت سے منہ موڑنے والے اور مرتد اختیار کرنے والے کو کوئی سزا ملنی بھی چاہئے کہ نہیں؟

﴿قالوا تقاسموا بالله لنبیتنه و اھله، ثم لنقولن لولیه ما شھدنا مھلك اھله و انا لصٰدقون﴾

(سورہ النمل: ۵۰)

انہوں نے کہا کہ سب اللہ کے نام کی قسم کھاؤ کہ ہم سب اس پر اور اس کے گھر والوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے اور انہیں قتل و غارت کریں گے۔ اور پھر جو بھی ان کے خون کا مطالبہ کرنے کے لئے آئے گا ہم اس سے کہیں گے کہ ہم نے اس کے اہل کی ہلاکت کے واقعہ کو نہیں دیکھا اور ہم سچے ہیں۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ یعنی بعض جگہ کھلم کھلا مرتد کی سزا یہ قرار دی گئی اور بعض جگہ مخفی جیسے ر... ت میں یہ سزا تجویز کی گئی ہے تاکہ جرم میں پکڑے نہ جائیں۔

پس آج اگر پاکستان میں یہ ہو رہا ہے اور علماء کہہ رہے ہیں کہ تم قانون کی زد سے بچنے کے لئے چھپ کر حملے کرو، بوڑھوں کو مارو، عورتوں کو قتل کرو، بچوں کو قتل کرو، تو یہ کوئی نیا واقعہ نہیں۔ اس سے پہلے حضرت صالحؑ کے زمانہ میں بھی یہ واقعات گزر چکے ہیں۔

حضرت شعیبؑ پر تہمت ارتداد

حضرت شعیبؑ کے متعلق قرآن کریم بیان فرماتا ہے

﴿قال الملا الذین استکبروا من قومه لنخرجنك یٰشعیب والذین آمنوا معك من قریتنا. او لتعودن فی ملتنا. قال اولو کنا کٰرھین .قد افترینا علی الله کذباً ان عدنا فی ملتکم بعد اذ نجٰنا الله منھا. و ما یکون لنا ان نعود فیھا الا ان یشاء ربنا﴾

(الاعراف: ۸۹، ۹۰)

کہ شعیب کی قوم اور متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم ضرور تجھے اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے سوائے اس کے کہ تم ہماری ملت میں واپس لوٹ آؤ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تو ارتداد اختیار کر جائے اور ہم تجھے بغیر سزا کے چھوڑ دیں!

حضرت شعیب نے کیسا ہمیشہ زندہ رہنے والا جواب دیا کہ اس کے باوجود بھی تم ہم پر زبردستی کرو گے کہ تم جانتے ہو کہ ہمارے دل تمہارے دین سے متنفر ہو چکے ہیں؟ وہ جب تمہارے دین کے قائل ہی نہیں رہے تو تمہاری زبردستی ہمارے دلوں میں تمہارا دین داخل کر ہی نہیں سکتی۔

جو ترکیب نہ حضرت شعیب کو معلوم تھی اور نہ آپ کی قوم کو معلوم تھی وہ آج کے علماء کو معلوم ہو گئی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ زبردستی تلوار کے زور سے اگر اپنی ملت میں لوٹ آنے کا ہم مطالبہ کریں تو یہ بالکل جائز اور معقول ہے، عین اسلام اور قرآن کے مطابق ہے اور عقل کے مطابق ہے۔

ان کے اس توہم کا جواب حضرت شعیبؑ کی زبان سے سنئے۔ فرماتے ہیں

﴿قد افترینا علی الله کذباً ان عدنا فی ملتکم﴾

کہ اگر جبر کے ڈر سے موت کے ڈر سے یا گھروں سے نکالے جانے کے خوف سے ہم تمہاری ملت میں لوٹ آئیں گے تو ہم اللہ پر افتراء کرنے والے ہوں گے۔

تو کیا اسلام اس بات کا حکم دیتا ہے کہ جو اسلام کے قائل نہیں رہے ان سے اور بھی بڑا جرم کرواؤ؟! انہیں اللہ پر افتراء کرنے والا بناؤ۔ پھر فرماتے ہیں

ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں اور تمہارے لئے بھی یہ ممکن نہیں۔ دلوں پر صرف ایک صاحب اختیار کا اختیار ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے۔ جب تک ہمارا رب نہیں چاہیگا کہ ہم واپس اس خیال کی طرف لوٹ آئیں جسے چھوڑ کر ہم واپس نکلے ہیں اس وقت تک ہمارے قبضہ قدرت میں نہیں ہے کہ ہم وہ بات مان جائیں جو تم ہم سے منوانا چاہتے ہو۔ آج کی دنیا کے قبضہ قدرت میں وہ باتیں کیسے آگئیں جو اس زمانہ کے نبی وقت کے قبضہ قدرت میں نہ تھیں صرف اللہ کے قبضہ قدرت میں تھیں۔ یقیناً آج بھی خدا ہی ہے جو دلوں کا مالک ہے اور اس کے تسلط کے سوا دل ہرگز بدل نہیں سکتے۔

حضرت موسیٰؑ پر فرعونیوں کا الزام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی ان کی قوم اور اس وقت کے فرعون نے یہی سلوک کیا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ نہ صرف یہ سلوک کیا بلکہ اس ظلم میں حد سے زیادہ بڑھ گئے اور نئے نئے طریق ایذاء دہی کے ایجاد کئے۔ ایسی باتیں جو پہلے مخالفین انبیاء کے ذہن کے گوشوں میں بھی نہیں گزری تھیں وہ باتیں بھی فرعون نے سوچیں اور ہر قسم کے مظالم اس بناء پر ان پر روا رکھے کہ وہ مرتد ہو گئے تھے، اپنے دین سے پھر گئے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم بیان فرماتا ہے:

﴿فلما جاء هم بالحق من عندنا قال اقتلوا ابناء الذين امنوا معه . واستحيوا نساء هم. و ماكيد الكفرين الا فى ضلل. و قال فرعون ذرونى اقتل موسى وليدع ربه، انى اخاف ان يبدل دينكم او ان يظهر فى الارض الفساد. و قال موسىٰ انى عذت بربى و ربكم من كل متكبر لا يؤمن بيوم الحساب﴾

(سورہ المومن ۲۶ تا ۲۸)

جب موسیٰ، فرعون اور اس کی قوم کی طرف حق کے ساتھ تشریف لائے جو ہماری طرف سے اسے عطا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ انہی کو ہی نہیں ان کے بیٹوں کو بھی قتل کرو۔ "اقتلوا ابناء الذين امنوا معه" میں "معه" جو ہے وہ ایمان سے بھی متعلق ہو سکتا ہے یعنی ان لوگوں کے بیٹے جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور "اقتلوا" سے بھی متعلق ہو سکتا ہے یعنی اس کے ساتھ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی قتل کرو۔ یہ دونوں مفہوم ثابت ہیں کیونکہ اگلی آیت بتا رہی ہے کہ حضرت موسیٰ کے قتل کا بھی انہوں نے فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اسے ہی قتل نہ کرو ان کی اولادوں کو بھی قتل کر دو۔ وہ بھی قتل مرتد کے حکم میں آتی ہیں۔ اور آج بعینہ یہ آواز پاکستان کے علماء کی طرف سے احمدیوں کے خلاف اٹھائی جا رہی ہے۔ پس تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ قرآن فرماتا ہے کہ حق کے مخالفین ہمیشہ ایسی ہی تدبیریں سوچا کرتے ہیں۔

پھر کہا "واستحيوا نساء هم" کہ ان کی عورتوں کو زندہ رکھو یعنی ذلیل کرنے کے لئے، رسوا کرنے کے لئے۔ فرمایا "وما كيد الكافرين الا فى ضلل" کہ کفار کی تدبیر سوائے رسوائی اور ناکام ہونے کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ گمراہی میں بھٹکنے والی ایک تدبیر ہے جس کا کوئی نتیجہ بھی نہیں نکلے گا۔ پھر بتایا کہ فرعون نے کہا "ذرونى اقتل موسى وليدع ربه" میں موسیٰ کو کیوں نہ قتل کر دوں۔ وہ پھر بلاتا پھرے اپنے رب کو۔ دیکھتے ہیں کہ کس طرح اس کا رب اسے میرے پنجے سے نکال کر لے جاتا ہے؟ کیوں میں ایسا کرتا ہوں؟ کہا: ان کا اپنا دین جو ہے جو مرضی ہوتا پھرے، مگر صرف یہ بات نہیں اس کے جرم کی۔ یہ تبلیغ کرتے ہیں اور دوسروں کا دین بھی بدلتے پھر رہے ہیں اور یہ ایک ایسا جرم ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ اس طرح زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔

پاکستانی حکومت کی دلیل

چنانچہ حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو مبینہ قرطاس ابیض شائع کیا ہے اس میں یہی دلیل دی ہے۔ حکومت پاکستان کا لکھنے والا باہر کے ملکوں کو لکھتا ہے کہ آپ کو اندازہ نہیں کہ ہم کیوں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کا اپنا دین جو ہے ہوتا پھرے، لیکن یہ دوسروں کو بھی تبلیغ کرتے ہیں اور ہماری زمین میں فساد برپا کر رہے ہیں۔ کونسی حکومت ہے جو اس فساد کو برداشت کر سکے؟

انہیں کہنا چاہئے تھا کہ قرآن پڑھ کر دیکھ لو، فرعون نے بھی برداشت نہیں کیا تھا، میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام

"ذرونى اقتل موسىٰ وليدع ربه" کا الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا اور اس فرعونیت کا مظاہرہ اس دور میں اس عاجز کے متعلق بھی انہیں الفاظ میں ہو چکا ہے۔ پاکستان کے علماء نے بار بار اصرار کیا اور قرائن بتا رہے ہیں کہ پاکستان کے آمر نے حامی بھی بھر لی تھی کہ اس کے خلاف ایک سازش کرتے ہیں۔ جس طرح موسیٰ کے خلاف قتل کا ایک مقدمہ بنا تھا اسے قتل کرتے ہیں۔ اگر اسے قتل کر دو گے تو (نعوذ باللہ) گویا رگ احمدیت کاٹی جائے گی۔ کیونکہ یہ بہت شرارت کر رہا ہے۔ نہایت فسادی شخص ہے۔ تبلیغ پر جماعت کو آمادہ کر رہا ہے۔ یہ کہہ رہا ہے کہ بڑی تیزی کے ساتھ پھیل جاؤ اور بڑی تیزی کے ساتھ دنیا کو خدا کا پیغام دو۔ "داعین الی اللہ" کی تحریک کر دی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ پہلے خلفاء کچھ شریف تھے۔ یہ بڑا خبیث اور شریر آدمی ہے۔ یہ تو تیز کر رہا ہے جماعت کو۔ ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔

پس میں ان لوگوں کو قرآن کی زبان میں وہی جواب دیتا ہوں جو اس وقت کے نبی نے دیا تھا (اور میں نبیوں کی خاک پا کے برابر بھی اپنے آپ کو نہیں سمجھتا، مگر سنت نبویہ کی پیروی ضروری سمجھتا ہوں) میں حضرت موسیٰ کے قول سے سند لیتے ہوئے قرآن کی آواز میں انہیں مخاطب کر کے یہی کہتا ہوں:

﴿انى عذت بربى و ربكم من كل متكبر لا يؤمن بيوم الحساب﴾

خدا کی قسم! میں تم سے اور تمہارے جیسے شریروں سے اپنے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس متکبر سے جو یوم حساب پر یقین نہیں رکھتا ورنہ ایسی ذلیل حرکتیں نہ کرتا۔

اسی طرح قرآن کریم مسلسل کئی آیات میں اس مضمون کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ آیات بہت کثرت سے ہیں مگر اب میں مضمون کے آخری حصے کی طرف آتا ہوں۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

اخبار بدر خود بھی پڑھئے

اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے

زکوٰۃ

☆۔ "زکوٰۃ" اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر "زکوٰۃ" کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ "زکوٰۃ" مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی "زکوٰۃ" کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆۔۔ کوئی بھی دوسرا چندہ "زکوٰۃ" کا قائمقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

بقیہ: صفحہ ۱۵

اس کی ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں پس اس کیلئے خود بھی تیار رہیں اور آنے والوں کو بھی تیار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہیں اور دعاؤں سے اس کی مدد کے طلبگار ہوں۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

رات ساڑھے نو بجے مسجد مبارک میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوئی۔ جس میں بھارت کے منتخب نمائندگان نے شرکت کی اور مجلس کے کاموں میں بہتری اور ترقی لانے کیلئے تبلیغی، تربیتی، تعلیمی اور مالی امور پر نمائندگان کی تجاویز ریکارڈ کی گئیں۔

پبلسٹی و بک سٹال

اجتماع کے تینوں روز مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام بک سٹال لگایا گیا جس سے زائرین نے علمی استفادہ کیا اور حسب ضرورت کتب خریدیں۔ امسال بفضلہ تعالیٰ نو ہزار روپے سے زائد کی کتب و رسالہ جات فروخت ہوئے۔ مہمانان کے قیام و طعام کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کیا۔

اجتماع کے انعقاد کی خبریں اخبارات روزنامہ جگ بانی جالندھر (پنجابی) اجیت سماچار جالندھر (ہندی) روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر (ہندی) روزنامہ ہند سماچار جالندھر (اردو) روزنامہ اجیت جالندھر (پنجابی) روزنامہ اُتم ہندو جالندھر (ہندی) اور روزنامہ ٹریبون چنڈی گڑھ (انگریزی) میں شائع ہوئیں۔

دوردرشن جالندھر نے اجتماع کی خبر نشر کی۔ اس کے علاوہ پروگرام سرگرمیوں میں بھی اس کی ریکارڈنگ دکھائی گئی۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے اور اس میں حصہ لینے والے اور تعاون کرنے والے جملہ افراد کو اپنے فضل سے نوازے۔ آمین۔

(قریشی محمد فضل اللہ

منتظم شعبہ رپورٹنگ مجلس خدام الاحمدیہ)

بقیہ: ہومیوپیتھی

ں میں معدے میں ہوا بہت بنتی ہے۔ اچانک اسہال شروع ہو جاتے ہیں جن میں بہت تیزی پائی جاتی ہے۔ کروٹن، ایلو یوڈو فائٹم میں بھی یہ علامت ہے۔ اگر نزلہ اچانک ختم ہو جائے اگر اسہال شروع ہو جائیں تو سینگونیریا مفید دوا ہے۔

سینگونیریا میں حیض کا خون اور لیکوریا نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ حیض سے پہلے متلی اور پیٹ میں درد جو رانوں تک پھیلتا ہے۔ عورتوں کے سن یاس کی تکلیفات مثلاً چہرہ کی تمتماہٹ وغیرہ میں بھی سینگونیریا مفید دوا ہے۔

سینگونیریا میں ہوا کی نالی میں سوزش کی وجہ سے سانس میں دقت ہوتی ہے حلق میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی اٹھتی ہے جو مریض کو نیند سے جگا دیتی ہے۔ اٹھ کر بیٹھنے سے آرام آتا ہے۔ اس کھانسی کا عموماً معدہ سے تعلق ہوتا ہے۔ سونے، آرام کرنے اور پھل کھانے سے تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں۔ حرکت سے اور بستر میں اٹھ کر بیٹھنے سے کم ہو جاتی ہیں۔

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

GURANTEED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Sonika HAWAI

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD

34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا کامیاب سالانہ اجتماع

☆...... بھارت کی ۷۳ مجالس کے ۲۰۰ سے زائد نمائندگان کی شرکت۔

☆...... علمی و ورزشی مقابلہ جات۔

☆...... ذکر الٰہی اور دُعاؤں سے معمور اخوت و محبت کا دینی ماحول۔

☆...... دوردرشن اور متعدد اخبارات میں اجتماع کا چرچا۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ۲۸واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا ۲۷واں سالانہ اجتماع نہایت شاندار طریق پر ۱۷۔۱۸۔۱۹؍ اکتوبر کو احمدیہ گراؤنڈ کے خوبصورت پنڈال میں نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

امسال کا سالانہ اجتماع دور درویشی اور آزادیٔ ہند کی ۵۰ویں سالگرہ کے موقعہ پر منعقد ہونے کی وجہ سے خصوصیت کا حامل تھا۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے شروع سال میں ہی ایک اجتماع کمیٹی کی تشکیل دی تھی۔ جس نے شروع سال سے ہی اس اجتماع کو پہلے سے بہت بڑھ کر کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ لہذا امسال گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں نمائندگان مجالس نے شرکت کی۔

ورزشی مقابلہ جات کا شاندار افتتاح

حسب سابق ۱۷ تاریخ بروز جمعہ صبح ہی ورزشی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔ افتتاحی تقریب ساڑھے نو بجے احمدیہ گراؤنڈ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (مہمان خصوصی) منعقد ہوئی۔ کثیر تعداد میں شائقین اور نمائندگان مجالس کی موجودگی میں قادیان کے اطفال نے دلچسپ مناظر پیش کئے۔ انگلش اور اردو کمنٹری کا بھی انتظام تھا۔ ٹھنڈی ہواؤں کے ساتھ موسم ابر آلود رہا۔

۱۰ بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے کھلی جیپ میں سوار ہو کر مجالس کا معائنہ کیا۔ اور سفید رنگ کا سپورٹس ونگ کا جھنڈا لہرایا۔ بعد ازاں عزیزم یامین خان نے تلاوت کی۔ بعدہٗ مجالس نے مارچ پاسٹ کرتے ہوئے صدر محترم کو سلامی دی۔

اس کے بعد ملک کریم الدین صاحب نے تمام خدام کی نمائندگی کرتے ہوئے کھیلوں میں سچے دل اور نیک نیت سے حصہ لینے کا عہد کیا۔

ساڑھے دس بجے محترم مہمان خصوصی نے ورزشی مقابلہ جات کے افتتاح کا اعلان فرمایا اور دُعا کرائی۔ اسکے ساتھ ہی سلو سائیکل اور رسہ کشی کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔

افتتاحی اجلاس

اگرچہ اجتماع کیلئے پنڈال مکمل تیار کیا جا چکا تھا تاہم شدید بارش کی وجہ سے افتتاحی اجلاس مسجد اقصیٰ میں سوا تین بجے منعقد ہوا۔ جسکی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ آپ کے ساتھ ہی محترم مبشر احمد صاحب بٹ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی رونق افروز ہوئے۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوت کے بعد محترم صدر مجلس خدام و اطفال کا عہد دوہرایا اور ایس ناصر احمد نے منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعدہ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر مہتمم تبلیغ نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ کارگزاری برائے سال ۱۹۹۶-۹۷ء اور مکرم حبیب احمد طارق صاحب مہتمم اطفال نے سالانہ رپورٹ کارگزاری مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت برائے سال ۱۹۹۶-۹۷ء پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد ایک ترانہ پیش کیا گیا۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کے انعقاد پر خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ' کے اقتباسات کی روشنی میں مجلس کے قیام کی اغراض و مقاصد اور ذمہ داریاں بیان کیں۔ محترم صدر اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ سنہری اصول و ہدایات کی روشنی میں بچپن سے ہی تربیت کرنے اور جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض بیان فرمائیں۔ نیز اطاعت اور خلافت احمدیہ سے سچا تعلق اور اس کی خاطر قربانیاں دینے کیلئے تیار ہونے اور آنے والی نسلوں کو تیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آخر پر آپ نے جماعت احمدیہ کو ملنے والی ترقیات بیان کرتے ہوئے ان کے اہل بننے پر زور دیا اور اجتماعی دُعا کرائی۔ رات کو خدام کا مقابلہ حسن قرأت و نظم خوانی ہوا۔

دوسرا دن

باجماعت نماز تہجد مسجد میں ادا کی گئی۔ نماز فجر اور درس کے بعد بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دُعا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے مطلع صاف ہو گیا۔ پنڈال کو ازسر نو سجایا گیا اور گذشتہ سال کی نسبت ہزار سکیئر فٹ زیادہ وسیع کیا گیا۔

۶۰۰ کرسیاں ترتیب سے بچھائی گئیں۔ عقب میں سیاہ رنگ کے بڑے پردے پر ایک طرف منارۃ المسیح بنایا گیا اور دوسری طرف بہتے دریا کا منظر پیش کرتے ہوئے مختلف ممالک کے جھنڈوں کے چھوٹے عکس چسپاں کئے گئے۔ تھے جو اس شعر کی منظر کشی کر رہا تھا۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

اس روز کی کارروائی اسی پنڈال میں دس بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے اطفال الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ ساڑھے ۱۰ بجے محترم صاحبزادہ صاحب مہمان خصوصی تشریف لائے اور اجتماع گاہ کے قریب ہی بنے فلیگ پوسٹ سے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے قومی پرچم لہرایا اس موقع پر خدام نے قومی گیت خوش الحانی سے پڑھا۔ فلیگ پوسٹ کو خوبصورت گملوں سے مزین کیا گیا تھا۔ ایک بڑے سفید چارٹ پر "دور درویشی اور آزادیٔ ہند کے روشن پچاس سال مبارک ہوں" لکھ کر تمام ناظرین کو مبارکباد دی جا رہی تھی۔

پرچم کشائی کے بعد ۱۲ بجے تک خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

شام کو ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں دوڑ۔ کبڈی۔ والی بال اور فٹ بال کے مقابلہ جات بہت دلچسپ رہے۔

۸-۴۵ بجے خصوصی نشست زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوئی۔

مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب کی تلاوت کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے اپنے فاضلانہ خطاب میں پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام پر تفصیلی روشنی ڈالی بعدہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ظفر امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ گنی بساؤ کی زیر صدارت مقابلہ تقاریر کے علاوہ خدام و اطفال کا کوئز کا مقابلہ بھی ہوا۔ آخر پر تفریحی آئٹم پیش کئے گئے۔

تیسرا دن بروز اتوار

نماز فجر کی باجماعت ادائیگی اور درس کے بعد ساڑھے آٹھ بجے پیغام رسانی کا مقابلہ اور پرچہ ذہانت ہوا۔ بعدہ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ آج کے مقابلہ جات میں سے والی بال فائنل جو قادیان اور ہریانہ کی مجالس کے درمیان ہوا۔ بہت دلچسپی کا باعث بنا اس موقع پر جناب جے پی سنگھ S.D.M بٹالہ بھی تشریف لائے اور پورا میچ ملاحظہ فرمایا۔ اسی طرح نیشنل کبڈی مابین ہریانہ و کیرلہ بھی بہت دلچسپی کا باعث بنی۔

سوا تین بجے دوردرشن کے نمائندہ اجتماع کی کوریج کیلئے تشریف لائے اس موقع پر ایک خصوصی نشست زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مہمان خصوصی منعقد ہوئی۔ جس میں محترم صاحبزادہ صاحب نے پنجابی میں خطاب فرمایا اور اجتماعات کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے نوجوانان احمدیت کو قوم و وطن کی خدمت کیلئے نصائح فرمائیں۔ ٹی وی کے نمائندہ نے اجتماع گاہ اور قومی پرچم و لوائے خدام الاحمدیہ کے علاوہ کھیلوں کے بعض مناظر بھی ریکارڈ کئے۔ ازاں بعد فٹ بال کا مقابلہ کیرلہ و قادیان کے درمیان ہوا۔ یہ مقابلہ بھی بہت دلچسپ رہا اور حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اختتامی اجلاس و تقریب تقسیم انعامات

اختتامی اجلاس ساڑھے چھ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب پنڈال میں منعقد ہوا۔ آپ کے ساتھ صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم مبشر احمد صاحب بٹ بھی سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تلاوت کے بعد خدام و اطفال کا عہد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دوہرایا۔ عزیزان این شفیق احمد اور تنویر احمد نے خوش الحانی سے نعتیہ کلام پڑھا۔ بعدہ' حسن کارکردگی میں نمایاں پوزیشن لینے والی بھارت کی مجالس خدام و اطفال نیز نمایاں کام کرنے والی مجالس اور بعض مستعد خدام کو خصوصی ٹرافیاں دی گئیں۔ اسی طرح اجتماع کے موقعہ پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ مجلس کے ساتھ خصوصی تعاون کرنے والے احباب محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج آندھرا۔ مکرم چوہدری عبد الواسع صاحب صدر اجتماع کمیٹی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کو بھی خصوصی ٹرافیاں دی گئیں۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم مجیب احمد صاحب اسلم نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے تعاون دینے والے جملہ افراد کا شکریہ ادا کیا۔

شکریہ احباب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اجتماع کے کامیاب اختتام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال کا اجتماع گذشتہ سالوں کی نسبت کئی لحاظ سے ممتاز رہا ہے دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں نمائندگان تشریف لائے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم خلافت رابعہ کے مبارک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے خاص تائید سے نمایاں ترقیات و فتوحات عطا ہو رہی ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اپنی آنکھوں سے ان بشارتوں کو پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں جو خلافت رابعہ کے دور سے مقدر تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر بہت شکر کریں اور جو ذمہ داریاں آنے والی نسلوں اور نو مبائعین کی ہم پر عائد ہو رہی ہیں ان کی طرف توجہ کریں اور ذیلی تنظیموں کے قیام کا بھی یہی مقصد ہے کہ خدام کو ان قربانیوں کے لئے تیار کیا جائے۔ جو خدا کی عظمت اور دین کے قیام کیلئے درکار ہیں اس وقت خدمت کے بھی نمایاں مواقع پیدا ہو رہے ہیں اور جماعتی ترقیات کے ساتھ مجلس کی ترقیات بھی ہو رہی ہیں اور دن بدن

(باقی صفحہ 9 کالم نمبر 3-4 پر ملاحظہ فرمائیں)

لنڈن سے جلسہ سالانہ قادیان کیلئے اختتامی پروگرام

ٹھیک ساڑھے تین بجے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر لنڈن محمود ہال سے جلسہ سالانہ قادیان کیلئے Live پروگرام نشر ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سٹیج پر رونق افروز ہوتے ہی مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے تلاوت قرآن مجید پیش کی۔ جس کا ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے سنایا۔ مکرم محمد الیاس صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عارفانہ منظوم کلام پیش کیا۔ اس نظم کے بعد ناصرات الاحمدیہ لنڈن نے ترانہ پیش کیا۔ اور پھر حضور ٹھیک ۴ بجے اختتامی خطاب فرمانے کیلئے سٹیج پر تشریف لائے۔ حضور انور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی مبارک تحریرات کی روشنی میں خطاب فرمایا حضور کا یہ ایمان افروز خطاب چھ بجے تک جاری رہا۔ حضور انور نے خطاب کے بعد اختتامی دُعا کرائی جس میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے دنیا بھر کے ۱۵۴ ممالک کے احمدیوں نے شرکت کی۔

تہجد اور درس

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں باقاعدہ نماز تہجد اور بعد نماز فجر درس کا اہتمام رہا۔ نماز تہجد ٹھیک ۵ بجے صبح ادا کی جاتی رہی۔ احباب جماعت غلبہ اسلام اور احمدیت کی ترقی اور مخالفین احمدیت کی ہدایت کیلئے دعائیں کرتے رہے۔ مسجد اقصیٰ میں مردوں کیلئے اور مسجد مبارک میں خواتین کیلئے نماز باجماعت کا انتظام رہا۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۷۹-۱۲-۱۸ بعد نماز مغرب وعشاء اور کھانے سے فراغت کے بعد مسجد اقصیٰ میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر نے بالخصوص نو مبائعین کو ملحوظ رکھتے ہوئے بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے والوں کو نصائح آسان زبان میں سمجھا کر سنائیں۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بعض اعتراضات اور ان کے جوابات موقع کی مناسبت سے بیان کئے اور بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔

نو مبائعین کی ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۷۹-۱۲-۲۰ کو ایک جلسہ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں پنجاب۔ ہریانہ۔ ہماچل۔ دہلی۔ راجستھان۔ کیرلہ۔ بنگال۔ آندھرا اور اڑیسہ کے نو مبائعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ سیکرٹری جلسہ کے فرائض مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے ادا کئے۔ بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ نظر آتی تھی کہ ہر نو مبائع کے اندر ایک خاص قسم کا عزم وولولہ پایا جاتا ہے اور وہ تبلیغ احمدیت کے جوش سے بھرا ہوا ہے۔

میٹنگ دعوت الی اللہ

مورخہ ۷۹-۱۲-۱۹ کو جلسہ سالانہ کے درمیانے روز رات ساڑھے آٹھ بجے مسجد مبارک میں محترم صاجزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی صدارت میں تمام اُمراء صاحبان۔ صدر صاحبان مبلغین ومعلمین کرام اور تمام صوبوں کے نگران دعوت الی اللہ کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس موقع پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعوت الی اللہ سے متعلق بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ مختلف حضرات نے اپنے اپنے مشورے پیش کئے اور یہ میٹنگ اس سال کے چھ لاکھ کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کا عزم صمیم لیکر ختم ہوئی۔ محترم صدر اجلاس نے خطاب کے بعد دُعا کرائی۔

نماز جنازہ

۷۹-۱۲-۱۷ کو شام ۴ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی جن کے تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ آئے تھے۔

۱۔ مکرم محمد امام صاحب غوری مرحوم حیدر آباد والدہ ماجد مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ

۲۔ مکرم ایم ابراہیم صاحب۔ کیرلہ والد ماجد مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کیرلہ۔

۳۔ مکرمہ امۃ اللہ سبحانی صاحبہ اہلیہ مکرم راج محمد صاحب مرحوم آف چنتہ کنٹہ۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند ہوں آمین۔

نکاحوں کے اعلان

مورخہ ۷۹-۱۲-۲۰ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں ۱۲ نکاحوں کا اعلان فرمایا اللہ تعالیٰ یہ تمام رشتے جانبین کیلئے باعث برکت فرمائے۔ آمین۔

مہمانان کرام

امسال بفضلہ تعالیٰ ہندوستان بھر کے علاوہ ۲۶ ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی آخری روز کی حاضری ۶۴۰۸ تھی جن میں کثیر تعداد میں نو مبائعین شامل تھے امسال مہمانان کرام۔ کشمیر۔ راجستھان۔ دہلی پنجاب اور ہریانہ کے علاقوں سے بذریعہ سپیشل بسوں ٹرکوں اور ویٹوں وغیرہ کے ذریعہ بھی تشریف لائے جن ممالک کے نمائندگان نے شرکت کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ نیپال۔ بنگلہ دیش۔ پاکستان۔ سری لنکا۔ بھوٹان۔ برطانیہ۔ جرمنی۔ کینیڈا۔ امریکہ انڈونیشیا ماریشس آسٹریلیا۔ سویڈن۔ مصر۔ ترکی۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ شارجہ۔ ملیشیا۔ پولینڈ۔ زمبابوے۔ برازیل سعودی عرب۔ دبئی ڈنمارک۔ سوئزرلینڈ۔ پہلے روز کے اجلاس میں جناب آر ایل بھاٹیہ سابقہ وزیر خارجہ ہند نے شرکت کی جبکہ آخری روز جناب سردار سیوا سنگھ سیکھواں منسٹر آف پبلک ریلیشن پنجاب نے شرکت کی جبکہ گورونانک دیو یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کے ہیڈ سردار ہردیو سنگھ ورک خاص طور پر جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے متعلق اپنا تحریر کردہ ایک مضمون A Geinus called Abdusslam چھپوا کر ساتھ لائے اور اسٹیج پر محترم صاجزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمائے۔ بیرونی مہمانان سے درخواست کی کہ وہ اس مضمون کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ اسی طرح ایم ایل اے حلقہ قادیان جناب نتھا سنگھ دالم اور قادیان کے دو سابق منسٹر سردار ترپت راجندر سنگھ اور سردار پرتاپ سنگھ صاحب باجوہ اور چیف دیوان خالصہ سردار کرپال سنگھ صاحب امرتسر۔ دمدمی ٹکسال کے چیف سیکرٹری بھی اس موقع پر تشریف لائے۔ نیز امریکہ سے تشریف لائے سنت گوربچن سنگھ صاحب کمل والے کا بھی محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے سٹیج پر تعارف کرایا۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں غیر مسلم بھائی بھی شامل ہوتے رہے۔

Press & Publication

دوردرشن۔ زی ٹی وی اور بی بی سی کے علاوہ ملک بھر کے ۲۲ اخبارات کے نمائندوں نے اس موقع پر حاضر ہو کر جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کیا۔ دوردرشن۔ ذی ٹی وی اور بی بی سی نے اپنی خبروں میں نمایاں رنگ میں جلسہ کی خبریں نشر کیں۔ جبکہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ نے اس موقع پر جلسہ کی تمام کارروائی ریکارڈ کی۔ ہند سماچار اور پنجاب کیسری نے اپنی ۷۹-۱۲-۱۸ کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کے متعلق ایک تفصیلی مضمون شائع کیا۔ تمام اخبارات نے بعد جلسہ اپنی خبریں دیں اور بعض نے تفصیلی رپورٹیں بھی شائع کیں۔

قیام وطعام کے انتظامات

جلسہ سالانہ کے ایام میں مورخہ ۷۹-۱۲-۱۴ سے مورخہ ۷۹-۱۲-۲۳ تک جلسہ سالانہ کے زیر انتظام کھانے کا انتظام رہا۔ کل ۱۳ قیام گاہوں میں مہمان ٹھہرائے گئے۔ جہاں ان کے قیام و طعام کا احسن انتظام رہا۔ نو مبائعین کو سرمائی لحاف فراہم کئے گئے اور چائے کا بھی بہتر انتظام رہا۔ الحمد للہ کے جلسہ سالانہ کے ایام میں بجلی اور پانی کا بھی بہتر انتظام رہا۔ قیام گاہوں میں پرالی جلسہ سے قبل ہی بچھا دی گئی تھی اسی طرح وقار عمل کے ذریعہ راستوں کی صفائی وغیرہ کا انتظام بھی ہوا۔ یہ تمام انتظامات مکرم چوہدری محمد عارف صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیر نگرانی آپکے جملہ معاونین نے بحسن خوبی سرانجام دئے۔

جلسہ گاہ کو نہایت خوبصورتی سے قناتوں اور مختلف بینروں سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج پر آزادی ہندی کی گولڈن جوبلی کی مبارک باد پر مشتمل بینر آویزاں تھا۔ دوران جلسہ ۵ زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا۔ لاؤڈ سپیکر اور جلسہ گاہ کے دیگر انتظامات مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری افسر جلسہ گاہ کی زیر نگرانی آپکے جملہ معاونین نے سرانجام دئے۔

شعبہ خدمت خلق جس کے افسر مکرم ماسٹر مبشر احمد صاحب بٹ ایم اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے آپ نے اپنے جملہ معاونین کے ہمراہ گیٹ مسجد مبارک۔ جلسہ گاہ نیز تمام قیام گاہوں میں سیکورٹی کا فریضہ سرانجام دیا۔ نیز اسی شعبہ نے رجسٹریشن کا کام بھی نہایت عمدگی سے کیا۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۷۹-۱۲-۲۱ کو مسجد اقصیٰ میں صبح ۱۰ بجے سے شام چھ بجے تک دو نشستوں میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی نویں مجلس مشاورت کا انعقاد محترم صاجزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت عمل میں آیا جن میں ۸۶ جماعتوں کے ۱۵۵ نمائندگان نے شرکت فرمائی اور شوریٰ کے ایجنڈا کے مطابق مرکزی انجمنوں کے سالانہ بجٹ اور دیگر تعلیمی و تربیتی تجاویز پر بحث و تمحیص کے بعد سفارشات مرتب کیں۔ ☆☆☆

صدقۃ الفطر ......اور...... عید فنڈ

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں۔ حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ جن کی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے جو تمام مسلمان مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائید بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو قریباً اڑھائی کلو کے ہم وزن ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں بھی ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ قادیان اور اسکے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت ساڑھے بارہ روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح ساڑھے بارہ روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا کہ بیوگان۔ یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جاسکے۔

یہ رقم مقامی غربا اور مساکین پر بھی خرچ کی جاسکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

© 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 47 THURSDAY, Jan 1/8th 1998 ISSUE NO .1-2

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 55)

سبائنا

SABINA

(Savine)

سبائنا عورتوں کی بیماریوں میں بہترین دوا ہے اور اس کی عمومی تصویر پلسٹیلا سے ملتی ہے۔ گرمی پہنچانے سے اس کی تکلیفیں بڑھتی ہیں پلسٹیلا میں حیض کا خون بہت کم اور رک رک کر آتا ہے جبکہ سبائنا میں اس کے برعکس بہت زیادہ خون بہتا ہے۔ خون بہنے کا رجحان صرف رحم تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ دوسرے مقامات مثلاً ناک یا گردوں سے بھی خون بہنے لگتا ہے۔ اگر حیض کا خون بہت زیادہ ہو اور عمومی رنگ میں بھی خون بہنے کا رجحان ہو تو سبائنا بہترین دوا ہے۔ سبائنا میں عموماً تیسرے ماہ میں حمل ضائع ہونے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ بعض اوقات عورتوں کے بیضۃ الرحم میں چھوٹی چھوٹی گانٹھیں سی بن جاتی ہیں جن کی وجہ سے حمل نہیں ٹھہرتا۔ یہ سبائنا کی خاص علامت ہے اور ایسی صورتحال میں اللہ کے فضل سے مکمل شفا ہو جاتی ہے اور حمل بھی ٹھہر جاتا ہے۔

بواسیر کے وہ موکے جن سے خون بہت زیادہ بہتا ہو اس میں بھی سبائنا مفید ہے۔ اگر گردوں میں سوزش کی وجہ سے بہت درد اور بےچینی ہو اور پیشاب میں خون آئے تو سبائنا اچھی دوا ہے اس لحاظ سے یہ پریرا بریوا سے مشابہت رکھتی ہے۔ سبائنا میں گردوں کے چاروں طرف ٹھہری ہوئی سوزش ہے لہردار دردیں نہیں ہوتیں پریرا میں دردیں نیچے کی طرف اترتی ہیں اور پتھریاں بھی پائی جاتی ہیں جو مثانے میں پھنس جاتی ہیں۔ سبائنا میں مریض ہر وقت پیشاب کی حاجت محسوس کرتا رہتا ہے۔ فارغ ہوتے ہی دوبارہ حاجت محسوس ہوتی ہے حالانکہ مقدار میں زیادہ نہیں ہوتا صرف بےچینی ہوتی ہے۔ یہ علامت کینتھرس میں بھی پائی جاتی ہے۔

مردوں اور عورتوں دونوں کے اخراجات Gonorrhoeo یعنی سوزاکی بیماریوں کی طرز کے ہوں تو سبائنا کی ضرورت محسوس ہوگی باقاعدہ سوزاک کی تکلیف نہ بھی ہو اور بظاہر مریض بالکل ٹھیک ٹھاک ہو لیکن اگر اخراجات سوزاک کی علامات رکھتے ہوں تو سبائنا بہت مؤثر دوا ہے۔

سبائنا کی ایک علامت یہ ہے کہ رحم میں ایسی دردیں اٹھتی ہیں جو بچہ کی پیدائش کے وقت سے تعلق رکھتی ہیں اور درد زہ کہلاتی ہیں اگر عورت حاملہ نہ بھی ہو پھر بھی یہ دردیں اٹھتی ہیں۔ رحم میں حرکت اور نیچے کی طرف دباؤ پیدا کرتی ہیں۔ اگر واقعی حمل ہو تو پھر یہ دردیں حمل ضائع ہونے کا موجب بن جاتی ہیں۔ سبائنا کی ایک خاص علامت حیض کے ایام کا لمبا ہونا اور بہت زیادہ خون بہنا ہے۔ بعض دفعہ یہ دور اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ ایک حیض دوسرے حیض سے ملنے لگتا ہے۔ درمیانی وقفہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ سرخ چمکدار خون بہتا ہے لیکن جسکی وجہ سے مریضہ عموماً خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہے اور خون کی رنگت بھی گلابی ہو جاتی ہے۔

رحم میں شدید درد کی لہریں اٹھتی ہیں۔ ان دردوں کا خارش سے تعلق ہے۔ اگر جنسی اعضاء میں خارش ہو اور درد رحم کی طرف منتقل ہو تو سبائنا اس کا علاج ہے۔ یہ دردیں ایک مقام پر ٹھہرتی نہیں نیچے یا اوپر کی طرف حرکت جاری رہتی ہے۔ اکثر تجربہ کار ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ سبائنا اسقاط کے رجحان کو روکنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ میرے نزدیک کولوفائیلم بھی بہت مؤثر ہے کیونکہ کولو فائیلم کی علامتیں بہت عام ہیں اور اکثر عورتوں میں پائی جاتی ہیں جبکہ سبائنا کی علامتیں صرف چند عورتوں تک ہی محدود ہوتی ہیں۔

کولوفائیلم اس بات کی پابند نہیں ہے کہ حیض کا خون زیادہ ہوتا ہے یا کم۔ اس میں بھی نیچے کی طرف دباؤ اور دردیں پائی جاتی ہیں جو رانوں میں اترتی ہیں۔ کولوفائیلم اسقاط کے خطرے کو روکنے کے لئے اور آئندہ اس رجحان کو ختم کرنے کے لئے بہت مفید دوا ہے۔ ۲۰۰ طاقت میں ہفتہ میں ایک دفعہ دینے سے چند ماہ میں ہی حمل ضائع ہونے کا رجحان خدا کے فضل سے ختم ہو جاتا ہے۔ طویل حیض کے ایام رحم کی اندرونی تکالیف اور رسولیوں کے رجحان کو ختم کرنے کے لئے سبائنا کے ساتھ فلکیریا کارب اور میوریلس ملا کر دیتا ہوں اور یہ نسخہ بہت مؤثر ہے۔ اسقاط کے رجحان کو بھی ختم کرتا ہے اسے الگ استعمال نہیں کیا لیکن کولوفائیلم کو اکیلا استعمال کر چکا ہوں اور بہت مفید پایا ہے۔ حمل کے دوران رحم کی بیرونی جھلی پھٹ جائے اور آنول (Placenta) باہر نکلنے کا رجحان ہو تو فوراً سبائنا دینے سے حمل ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔ سبائنا کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ رحم اور بیضۃ الرحم میں شدید تیز درد کی لہریں اٹھتی ہیں۔ لیکوریا بہت زیادہ ہو اور اس میں دانے دانے سے محسوس ہوں اور یہ تکلیف بڑھ کر مستقل صورت اختیار کر لے تو سبائنا اس میں مفید ہے۔ عموماً حیض کے بعد لیکوریا بہت بڑھ جائے جو گلا دینے والا اور سخت بدبودار ہو۔ نیز جنسی خواہشات بہت بڑھ جائیں تو سبائنا استعمال کرنی چاہئے۔ سبائنا میں موکوں کی علامت بھی پائی جاتی ہے جن میں خون بہنے کا رحجان پایا جاتا ہے۔ یہ موکے کافی خطرناک بھی ہوتے ہیں اور ان کا زیادہ تعلق رانوں اور پیٹھ کے درمیان والے حصہ سے ہے۔ سبائنا میں خون ایک دم بہت شدت اور جوش سے ابلتا نہیں ہے۔ ملی فولیم میں جہاں بھی خون بہے اچانک بہت زور سے خون نکلنے لگتا ہے جیسے مشک کا مونہہ کھول دیا ہو۔ یہ خاص فرق یاد رکھنا چاہئے۔ سبائنا میں مستقل جاری خون ہوتا ہے اور یہ علامت سیکیل (ارگٹ) میں بھی پائی جاتی ہے۔ دونوں کا مزاج گرم ہے اس پہلو سے دونوں ملتی جلتی دوائیں ہیں ان میں فرق یہ ہے کہ سبائنا میں سرخ خون ہوتا ہے اور سیکیل (ارگٹ) کے خون کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور گہرے سیاہ لوتھڑے ہونگے۔ سیکیل بھی رحم کی بیماریوں میں بہت مفید دوا ہے۔ سیکیل عموماً تشنج پیدا کرتا ہے اور رحم کا مونہہ سختی سے بند کر دیتا ہے بعض دفعہ بچے کی پیدائش کے وقت رحم کا مونہہ اتنی سختی سے بند ہوتا ہے کہ بچہ کی پیدائش ممکن ہی نہیں رہتی اور ماں سخت تکلیف میں مبتلا ہو کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ سبائنا اس کے بالکل برعکس ہے اور رحم کا مونہہ کھول دیتی ہے جو بند نہیں ہوتا اسی وجہ سے حمل ضائع ہونے کا خطرہ بھی رہتا ہے، نیچے کی طرف حرکت میں کچھ مزاحمت ہوتی ہے لیکن رحم کا مونہہ بند نہیں ہوتا۔ یہ ایک نمایاں فرق ہے۔ سیکیل میں مزاحمت کے ساتھ رحم کا مونہہ گھٹ کر بند ہو جاتا ہے جیسے شکنجے میں آگیا ہو۔

سبائنا گنٹھیا میں بھی مفید دوا ہے اور اس میں یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ سبائنا میں خون بہنے کا رجحان صرف گنٹھیا کی موجودگی میں رکتا ہے اگر گنٹھیا ٹھیک ہو جائے تو خون بہنے لگے گا اور اگر خون بہتا رہے تو گنٹھیا کی تکلیف ہو جائے گی۔ یہ ادلنے بدلنے کی خاص علامت سبائنا میں پائی جاتی ہے۔ گاؤٹ کی تکلیف گرم کمرے میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ سرخ رنگ کی چمکدار سوزش جوڑوں پر نمایاں ہوتی ہے، سینے میں جلن ہوتی ہے اور مونہہ کا مزہ کڑوا ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ اچانک سر میں درد شروع ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ ٹھیک ہوتا ہے۔ چہرہ اور سر پر خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے چباتے ہوئے دانتوں میں درد ہوتا ہے۔ ہر وقت پیٹ بھرے ہونے کا احساس رہتا ہے۔ قبض بھی سبائنا کی علامت ہے۔

سینگونیریا

SANGUINARA

(Blood Root)

انگریزی میں Sanguine سرخ چہرے والے کو کہا جاتا ہے یعنی ایسا شخص جس کا چہرہ زیادتی خون کی وجہ سے تمتمایا ہوا ہو۔ سینگونیریا خون کے نظام کی خرابیوں کی بہترین دوا ہے۔ مریض کے مونہہ پر سرخی اور تمتماہٹ پائی جاتی ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس کا نام سینگونیریا رکھ دیا گیا ہو۔ جلن اور سرخی اس دوا کی خاص علامت ہے۔

سینگونیریا میں سر درد گدی سے شروع ہوتا ہے اور عام طور پر دائیں کنپٹی یا دائیں آنکھ میں آکر ٹھہر جاتا ہے۔ اگر درد بائیں آنکھ میں اپنا مقام بنالے تو وہ سپائی جیلیا کی علامت ہے۔ سینگونیریا کی بیماری خون کی خرابیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ سپائی جیلیا کی تکلیفیں اعصاب کی زود حسی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے مزاج میں بھی فرق ہے سینگونیریا میں درد کے ساتھ دھڑکن کا احساس ہوتا ہے۔ سپائیجیلیا میں درد کی لہریں اٹھتی ہیں جیسے بجلی کے کوندے لپکتے ہوں۔ بہت تیز کاٹنے والی تیر کی طرح چیرنے والی دردیں ہوتی ہیں۔ سینگونیریا میں نیند مرض کو بڑھا دیتی ہے۔ یہ علامت لیکسز اور سانپ کے دوسرے زہروں میں بھی پائی جاتی ہے۔ جلسیمئم میں بھی صبح اٹھنے کے بعد سر میں درد ہوتا ہے لیکن بھرپور اور باقاعدہ نیند کے بعد درد نہیں ہوتا بلکہ نیند پوری نہ ہو یا سونے کے اوقات میں تبدیلی ہو یا صبح ناشتے کا وقت بدل جائے تو درد شروع ہو جائے گا۔

سینگونیریا میں سر درد کے ساتھ شدید متلی بھی ہوتی ہے اور تکلیف میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے الٹیاں آنے کے بعد آرام آتا ہے۔ یہ گرم مزاج کی دوا ہے اس لحاظ سے پلسٹیلا سے اس کی علامتیں ملتی ہیں۔ مریض کے ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں جلتے ہیں اور وہ پاؤں بستر سے باہر رکھتا ہے۔ پلسٹیلا میں یہ علامتیں صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہیں لیکن سینگونیریا میں مرد، عورتیں سب برابر ہیں۔ یہ بہت لمبے اثر کی دوا نہیں ہے تھوڑا سا وقتی فائدہ پہنچاتی ہے۔ مزمن بیماریوں میں کام نہیں آتی۔

سینگونیریا میں سانس کی نالی اور نرخرے میں کھانسی کے ساتھ درد بہت نمایاں ہوتا ہے۔ بات کرتے ہی درد شروع ہو جاتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ گلے میں ہوا پھنسنے کا احساس ہوتا ہے۔ ہوا کا گولا سا گلے میں پھنس جاتا ہے۔ اسے نکالنے سے کچھ سکون ملتا ہے۔

سینگونیریا تپدق اور چھاتی کی بہت گہری بیماریوں میں کام آتی ہے مگر یہ صرف مریض کو پرسکون کر دیتی ہے مکمل شفا نہیں دیتی۔ تپدق میں سلفر، سلیشیا، گریفائٹس مکمل شفا بخشنے کی صلاحیت رکھتی ہیں، پلسٹیلا، سینگونیریا، سنیشو گریکیلس اور کوکس کیکٹائی نسبتاً وقتی یا قدرے لمبا آرام پہنچانے والی دوائیں ہیں۔ اگرچہ یہ دوائیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں لیکن تپدق کا علاج ان سے شروع کرنا چاہئے اور ان کو اولیت دینی چاہئے کیونکہ پھیپھڑے بیماری کے اثر سے بہت متاثر ہوں تو سلفر، سلیشیا اور گریفائٹس وغیرہ تکلیف کو بہت زیادہ بڑھا سکتی ہیں اس لئے صورتحال کو قدرے بہتر بنانے کے لئے تھوڑی سی سہولت دے کر اور پھیپھڑوں کو ردعمل قبول کرنے کی طاقت دینے کے لئے ان دواؤں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ عام طور پر ان نرم دواؤں کو جن سے مرض کو ابتداء میں سنبھالا جاتا ہے ۳۰ طاقت میں دینا مفید ہے، زیادہ اونچی طاقت میں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر کسی کو گلاب کے پھول کی خوشبو سے الرجی ہو تو سینگونیریا اچھی دوا ہے۔ سیدی ابا جان حضرت المصلح الموعودؓ کو گلاب کے عطر سے الرجی تھی اور شدید سر درد ہو جایا کرتا تھا ان کی قوت شامہ بہت تیز تھی اور نہایت ہلکی سی بو کو بھی محسوس کر لیتے تھے۔ گلاب کا عطر ویسے تو بہت عمدہ چیز ہے لیکن اگر اسے کسی سستے تیل میں ملا دیا جائے تو ایک ناپسندیدہ سی بو آ جاتی ہے بہت اعلیٰ درجہ کے گلاب سے تیار کئے جانے والے عطر سے الرجی نہیں ہوتی مگر وہ بہت مہنگے ہوتے ہیں۔ فرانس میں گلاب کے کھیتوں سے پھولوں کا عرق نچوڑ کر عطر تیار کیا جاتا ہے جو اتنا مہنگا ہوتا ہے کہ عام آدمی کے بس میں نہیں کہ اسے خریدے۔ اس عطر سے جو خوشبو تیار کی جاتی ہے وہ بھی بہت مہنگی ہوتی ہے۔ عطر فروش خوشبوؤں کو لیبارٹریز میں تیار کر کے مولسری کے تیل میں ملا کر فروخت کرتے ہیں۔

سینگونیریا، سلفر اور سلیشیا میں سر درد ایک معین وقت پر سات دن کے بعد شروع ہوتا ہے۔ سلیشیا اور سینگونیریا میں دائیں طرف سر میں درد ہوتا ہے۔ میگ فاس کا سر درد بھی دائیں طرف ہوتا ہے اور اس کا مزاج سلیشیا سے بھی ملتا ہے۔ سلفر اور سینگونیریا اس لحاظ سے مساوی ہیں کہ دونوں خون میں زہریلے مادے پیدا ہونے کی وجہ سے سر درد پیدا کرتی ہیں۔ سلیشیا اور میگ فاس کا سر درد زیادہ تر اعصاب سے تعلق رکھتا ہے اور یہ سر درد چہرے پر بھی پھیل جاتا ہے۔ ان دونوں دواؤں میں سردی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ سینگونیریا کے مریض کو سردی سے آرام آتا ہے اور اس کے درد میں تمازت پائی جاتی ہے۔ اگر اسی قسم کا اعصابی درد بائیں طرف ہو تو وہ سپائی جیلیا کی علامت ہے۔ سینگونیریا، سلفر اور سلیشیا میں ساتویں دن سر درد کا دورہ ہوتا ہے۔ آرسنک میں بھی سات سات دن کے وقفے سے سر درد کے دورے ہوتے ہیں یعنی اگر ٹائفائیڈ کا آرسنک سے تعلق ہو تو اس میں بھی یہی دوا ہے اور ٹائیفائیڈ کے پیچھے رہ جانے والے بداثرات میں بھی یہی دور چلتا ہے۔ اگر ہر چودہ دن کے بعد سر میں درد ہو تو یہ آرسنک کی خاص علامت ہے کسی اور دوا میں یہ علامت نہیں ملتی۔

سینگونیریا میں عام طور پر دائیں طرف درد ہوتا ہے لیکن اگر دوسری علامتیں ملتی ہوں تو بائیں طرف کے دردوں میں بھی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر کندھے کا جوڑ جڑ جائے اور ہلانا جلانا مشکل ہو تو اس کے لئے عموماً میں آرنیکا اور برائیونیا دیتا ہوں اور اس سے کافی فائدہ پہنچتا ہے لیکن یہ صرف اس صورت میں فائدہ مند ہیں جب کہ تکلیف صرف کندھے تک ہی محدود رہے۔ اگر گردن کا دایاں حصہ اور کمر کا پچھلا حصہ بھی متاثر ہو اور سب عضلات اکڑ جائیں تو سینگونیریا بہترین دوا ہے۔ صبح آنکھ کھلنے پر گردن کے عضلات اکڑنے کا احساس ہو یا گردن کو جھٹکا لگا ہو تو سینگونیریا کے بجائے آرنیکا اور بیلاڈونا بہتر ہیں۔ سینگونیریا بیرونی صدمہ کی وجہ سے پہنچنے والی چوٹ کے لئے مفید نہیں ہے بلکہ یہ اندرونی تکلیفوں کی دوا ہے۔

سینگونیریا کے مریض کے چہرے پر مستقل سرخی آ جاتی ہے اور تمازت پائی جاتی ہے۔ فرم کی سب دوائیں جن میں آئرن کا عنصر بھی پایا جاتا ہے ان میں بھی چہرے پر ایک چمک سی آ جاتی ہے۔ سینگونیریا میں بھی یہ علامت ہے لیکن فرق یہ ہے کہ سینگونیریا میں ہلکی سی حرکت سے بھی تکلیف بڑھتی ہے لیکن فیرم کے مریضوں میں آہستہ حرکت سے رفتہ رفتہ آرام آنے لگتا ہے تیز حرکت تکلیف دیتی ہے۔ کھانے پینے میں بداحتیاطی اور مرغن غذاؤں سے بھی سر درد ہونے لگتا ہے۔ معدے میں جلن ہوتی ہے سب اخراجات میں بھی تیزابیت پائی جاتی ہے۔ ابکائیاں بھی آتی ہیں۔ قے میں اتنی تیزابیت ہوتی ہے کہ گلا چھل جاتا ہے۔ اگر معدے میں حد سے بڑھے ہوئے تیزابی مادے موجود ہوں تو سینگونیریا مفید ہے۔ مرض کی شدت کے ساتھ بہت بھوک بھی لگے تو سینگونیریا بھی سورائینم اور فاسفورس کی طرح بہت مفید ہے۔ سورائینم کے مریضوں کی بھوک کبھی نہیں مٹتی اور رات کو اٹھ کر بھی کھانا کھاتا ہے اس کے باوجود جسم دبلا پتلا ہی رہتا ہے۔ فاسفورس میں بھی سر درد کے ساتھ بہت بھوک لگتی ہے۔ یہ ایک اجنبی علامت ہے جو دیگر دواؤں میں نہیں پائی جاتی۔ سینگونیریا اس لحاظ سے فاسفورس سے مختلف ہے کہ فاسفورس میں بھوک اور مرض اکٹھے چلتے ہیں اور بھوک کے نتیجہ میں انسان کھاتا بھی ہے لیکن سینگونیریا میں بھوک موجود ہوتی ہے لیکن کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ چونکہ بھوک اس مزاج کا بنیادی حصہ ہے مگر مرغن غذا کے استعمال کی وجہ سے معدہ جواب دے جاتا ہے الٹیاں آنے لگتی ہیں اس وجہ سے کھانے کو دل نہیں چاہتا۔ معدہ کے تعلق میں سینگونیریا کا مزاج نکس وامیکا سے بھی ملتا ہے، معدے میں تیزابیت زیادہ ہونے کی وجہ سے دمہ ہو جائے تو نکس وامیکا کے علاوہ سینگونیریا بھی مفید دوا ہے بعض دفعہ اس کی علامتیں بھی نمایاں ہوتی ہیں۔ خصوصاً اگر مرغن غذاؤں کی وجہ سے نظام ہضم درہم برہم ہو جائے تو نکس وامیکا کے بجائے سینگونیریا زیادہ مفید ہے۔

(باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں)